100

شرعی مسائل کا مجموعہ

حصہ

25

مصنف ابو البنات فراز عطاری مدنی

نظر ثانی ابو احمد مفتی انس رضا قادری مدنی

اظہار تشکر

ابو البنات فراز عطاری مدنی

اللہ پاک کے فضل و کرم سے تین سال کے مختصر عرصہ میں 2500 فتاوی مکمل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اس میں بنیادی طور پر تو توفیق الہی ہی ہے جس نے استقامت کے ساتھ فتاوی لکھنے میں مدد کی،توفیق الہی کے بغیر تو ایک لفظ لکھنا بھی ناممکن ہے،اس لئے سب سے پہلے اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہوں۔پھر امیر اہلسنت کا شکریہ ادا کروں گا جن کی تربیت نے گلی کوچے میں کھیلنے والے بگڑے ہوئے نوجوان کو قلم و کتاب سے صحیح طور پر آشنا کروایا اور ان کے مدنی مذاکروں نے فقہ کا شوق کوٹ کوٹ کر بھر دیا،آج اپنے فتاوی میں امیر اہلسنت کے محتاط انداز کو کئی مرتبہ توجہ میں رکھ کر جوابات لکھتا ہوں۔اس کے بعد اپنے مربی و محسن استاذ العلما حضرت مولانا حافظ عبد المالک مدنی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی تربیت و توجہ،شفقت و مہربانی سے یہاں تک پہنچا کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے بچوں کی طرح خبر گیری کی،ہر اعتبار سے تعاون کیا اور آگے بڑھنے کے لئے ہمت بڑھائی۔اس کے بعد جنھوں نے مالی طور پر تعاون کیا انکا دل کی گہرائی سے شکر گزار ہوں کہ فکرِ معاش بد بلا ہولِ معاد جاں گزا لاکھوں بلا میں پھنسنے کو رُوح بدن میں آئی کیوں،اگر مالی طور پر بندہ پر سکون نہ ہو تو اتنا بڑا کام تقریبا ناممکن ہے،ان کا ہمیشہ ہمیشہ شکر گزار رہوں گا۔اسی طرح جنھوں نے ان فتاوی کی پی ڈی ایف بنانے میں معاونت کی ان کا بھی شکریہ۔اور آخر میں استاذ العلما استاذ الفقہ مصنف کتب کثیرہ حضرت مفتی انس عطاری مدنی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اتنی مصروفیات کے باوجود فتاوی نویسی میں ہمیشہ شفقت فرمائی،نہ کبھی ڈانٹا نہ جھاڑا بلکہ ہمیشہ محبت کے ساتھ اصلاح فرمائی اور ان کے اسی انداز نے ان کے ساتھ وابستہ رہنے میں اہم کردار ادا کیا۔اللہ پاک بالخصوص مذکورہ بالا کو بہترین جزا عطا فرمائے اور میرے فتاوی کو قبول فرما کر ان کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا کر تمام مرحومین کے بعد ان ذکر کئے گئے افراد کو پہنچائے۔

الحمد للہ اب تک 54 کتابیں پی ڈی ایف کی صورت میں آچکی ہیں جن میں سے 8 اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے رسالوں کی تلخیص ہیں۔

رسالوں کے نام یہ ہے:

(1)نبی ہمارے بڑی شان والے(تجلی الیقین)

(2)والدین مصطفی جنتی جنتی(شمول الاسلام)

(3)دافع البلاء (الامن و العلی)

(4)نبی مختار کل ہیں(منیۃ اللبیب)

(5)دیدار خدا (منیۃ المنیۃ)

(6)نور مصطفی(صلات الصفا)

(7)سایہ نہیں کوئی(نفی الفیئ)

(8)رحمت کا سایہ (قمر التمام)

باقی کتابوں کے نام یہ ہیں:

(9)خلاصہ تراویح (30 پاروں کا اردو خلاصہ)

(10)هدایۃ البریۃ فی شرح الاربعین النوویہ(اربعین نوویہ کا اردو خلاصہ)

(11)ایک سو احادیث کا مجموعہ

(12)اعلی حضرت اور فن شاعری

(13)غزوہ بدر اور فضائل اہل بدر

(14)جنت البقیع میں آرام فرما چند صحابہ کرام

(15)درس سیرت

(16)پیارے نبی کے پیارے نام

(17)الادعیۃ النبویۃ من الاحادیث المصطفویہ(نبوی دعائیں)

(18)قواعد المیراث

(19)شان صدیق اکبر

(20)خلافت فاروق اعظم

(21)فیضان عثمان غنی
(22)فضائل و فرامین مولا علی
(23)سیرت عبد اللہ شاہ غازی
(24)قیام پاکستان اور علماء اہلسنت
(25)واقعہ کربلا(مختصر)
(26)عدت اور سوگ کے احکام
(27)رزق حلال کے فضائل اور حرام کی نحوستیں
(28)امیر اہلسنت اور فن شاعری
(29)مسافر کے احکام(سوالا جوابا)
(30)معذور شرعی کے احکام (سوالا جوابا)
(31)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 1)
(32) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 2)
(33) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 3)
(34) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 4)
(35) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 5)
(36) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 6)
(37) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 7)
(38) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 8)
(39)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 9)
(40)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 10)
(41)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 11)
(42)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 12)
(43)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 13)
(44)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 14)
(45)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 15)
(46)100 شرعی مسائل کا مجموعہ(حصہ 16)

(47) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 17)
(48) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 18)
(49) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 19)
(50) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 20)
(51) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 21)
(52) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 22)
(53) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 23)
(54) 100 شرعی مسائل کا مجموعہ (حصہ 24)

عقائد

1- معجزہ اور کرامت

حدیث

2-حدیث اے میرے رب میرے اصحاب
3-آلات موسیقی
4-اپنے مرحومین کی خوبیاں بیان کرو
5-عجوہ سے زہر کا اثر ختم
6-بکریاں باعث برکت
7-ایک شخص کو دو نمازوں کی اجازت
8-گھر میں بکری کا ہونا
9-جلدی غصہ آئے دیر سے جائے
10-مسلمانوں پر دوسری قوموں کا غلبہ

طہارت

11-ریٹو گریڈ ایجیکیولیشن کے بعد غسل
12-سو کر اٹھنے پر تری دیکھی تو غسل کے احکامات
13-اسپرے کے ذریعے وضو

نماز

14-نماز میں نیت تبدیل کرنا
15-حالت اضطرار میں قراءت کی سنت
16-سفر میں حالت امن میں قراءت
17-رکوع میں تین سے کم تسبیح

18-فرض کی ہر رکعت میں پوری سورت

19-سورہ بینہ میں کی جانے والی ایک غلطی

20-غثاء احوی کی جگہ اوحی پڑھنا

21-نماز جنازہ میں جہر

22-ختم قرآن میں والناس کے بعد الم سے پڑھنا

23-طوال اوساط اور قصار مفصل

24-قاری کا امی کے پیچھے نماز پڑھنا

25-امام نے کافر ہونا ظاہر کیا

26-کسی عالم سے نماز پڑھوانا

27-مسبوق پہلے قضا رکعتیں پڑھ لے

28-واش روم سے نکلنے کے بعد اذان کا جواب

29-مسبوق کا دوسرے مسبوق کو دیکھ کر نماز پڑھنا

30-امام کا رکوع میں وضو ٹوٹا

31-امام کے لئے بنا افضل یا دوبارہ پڑھنا

32-ستون کے درمیان صف بنانا

33-صاحب ترتیب نے وتر نہ پڑھی تو فجر

حج/عمرہ

34-احرام میں اوور لاک

35-محصر کے لئے قربانی ضروری

36-نابالغ حج کا احرام باندھنے کے بعد بالغ ہوا

37-نابالغ بغیر احرام میقات سے گزرا پھر بالغ ہوگیا

38-طب کی کتابوں کو بیچ کر حج

39-غیر عربی میں تلبیہ

40-گھر بیچ کر حج

41-دو عمرے کا احرام

42-احرام باندھا مگر حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی
43-رمل کی تعریف
44-پہلے چکر میں رمل بھول گئے
45-نفلی طواف افضل یا نوافل
46-طواف میں قراءت افضل یا دیگر اذکار
47-آٹھ ذوالحجہ جمعہ ہو تو منی روانگی
48-وقوف عرفہ میں دسویں کا دن
49-قیمتی پتھر سے رمی
50-طواف وداع سے پہلے میقات سے باہر جانا
51-دوسرے دن کی رمی میں ترتیب
52-طواف کی نیت کے بغیر پھیرے لگانا
53-حج کی قربانی کے عوض روزے رکھنے کے بعد قدرت
54-احرام میں خوشبو والا مرہم
55-محرم نے ٹوٹا ہوا ناخن نکال دیا
56-حج کی قربانی کے روزے کی نیت
57-احرام میں موبائل پر فحش تصویر دیکھنا
58-حج کی قربانی پر قادر نہ ہو
59-حلق کے لئے مشین کا استعمال
60-احرام میں سر پر برف کے ٹکڑوں کی تھیلی
61-عاجز نے حج بدل کروایا پھر صحت مند ہوگیا
62-اگر صحیح شخص نے حج بدل کروایا پھر عاجز ہوگیا
63-مرض کی وجہ سے احصار
64-طواف میں سینہ قبلہ کو کرنا
65-حطیم میں مزارات ہیں تو نماز پڑھنا کیسا
66-تیرہ کی غروب کے بعد عمرہ

نکاح/طلاق

67-واٹس ایپ پر تین طلاق
68-شادی میں سونا دے کر واپس لینا
69-دو بھائیوں کا ماں اور بیٹی سے نکاح
70-اگر تو میکے گئی تو تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے

قسم

71- میسج پر قسم

قربانی

72- بکرے کا زندہ ہونا یقینی نہیں
73-فقیر کا جانور گم ہوگیا پھر ایام قربانی کے بعد ملا
74-فقیر عیب دار جانور خرید لیا

خواتین کے مسائل

75- غسل فرض ہونے کے بعد نفاس

جائز/ناجائز

76-پارٹی کو چیک واپس کرکے کیش لینا
77-بروکر کا کیش پے مینٹ کا مطالبہ کرکے ڈسکاؤنٹ دینا
78-مرد کو گولڈ میڈل پہنانا
79-ڈرامہ یا فلم میں معاونین افراد کی آمدنی
80- قانونی طور پر جگہ نام کروانا
81-کاروبار کے لئے کچھ رقم دے کر حصہ مقرر کرنا
82- کمپنی سے او پی ڈی لینے کے لئے جھوٹ
83-نیوتا لکھنے والوں کی اجرت

84-باڈی بلڈر کا مسلز دکھانا

85-روح اللہ نام رکھنا

86-بینک کارڈ پر کسٹمر کو ڈسکاؤنٹ

87-جعلی نکاح نامہ بنواکر دینا

88-امام ضامن کی حقیقت

89-امتیاز کارڈ پر پوائنٹ

90-مسلمان سے زبردستی جے شری رام کہلوانا

91-قرض معاف کرنے کے بعد دوبارہ مطالبہ

92-اینٹی ہیئر لوس لوشن

93-حرام خور قربانی سے دور رہیں

وراثت

94-بیوہ ماں دادا اور بیٹیوں میں وراثت

متفرق

95-زبان سے توبہ

96-حضرت اسماعیل کی قبر حطیم میں

97-بھوکوں کو کھانا کھلانا

98-خانہ کعبہ میں بت کیسے آئے

99-دجال سے ایٹمی جنگ

100-جل جلالہ کا معنی

عقائد

فتوی نمبر: 2428

معجزہ اور کرامت

سائل: داؤد خان

سوال: کیا نبی کے لئے معجزہ اور ولی کے کرامت ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نبی کے لئے معجزہ ضروری ہے جبکہ ولی کے لئے کرامت کا ہونا ضروری نہیں کیونکہ ولی کے لئے ولایت کا اعلان یا ثبوت ضروری نہیں لیکن نبی کے لئے نبوت کا اظہار ضروری ہے اور یہ بغیر معجزہ کے نہیں ہو سکتا۔ علامہ عبد المصطفی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "معجزہ اور کرامت میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہر ولی کے لیے کرامت کا ہونا ضروری نہیں ہے، مگر ہر نبی کے لیے معجزہ کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ ولی کے لیے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنی ولایت کا اعلان کرے یا اپنی ولایت کا ثبوت دے، بلکہ ولی کے لیے تو یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ وہ خود بھی جانے کہ میں ولی ہوں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سے اولیاء اللہ ایسے بھی ہوئے کہ انکو اپنے بارے میں یہ معلوم ہی نہیں ہوا کہ وہ ولی ہیں۔ بلکہ دوسرے اولیاء کرام نے اپنے کشف و کرامت سے انکی ولایت کو جانا پہچانا اور ان کے ولی ہونے کا چرچا کیا، مگر نبی کے لیے اپنی نبوت کا اثبات ضروری ہے اور چونکہ انسانوں کے سامنے نبوت کا اثبات بغیر معجزہ دکھائے ہو نہیں سکتا، اس لیے ہر نبی کے لیے معجزہ کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔" (کرامات صحابہ، صفحہ 38، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

29 شوال المکرم 1446ھ / 28 اپریل 2025ء

حدیث

فتوی نمبر: 2406

حدیث: اے میرے رب میرے اصحاب

سائل: جہانزیب

سوال: بخاری کی اس حدیث کے متعلق وضاحت کردیں جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ حوض پر آئیں گے تو ان کو کھینچ لیا جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بخاری شریف میں یہ حدیث پاک ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم حوض پر ہوں گے تو کچھ لوگ حوض کی طرف آئیں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے کھینچ لئے جائیں گے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گے اے میرے رب میرے صحابہ تو کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نئی چیزیں پیدا کیں۔ اس حدیث سے متعلق شارحین نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوئے اور ارتدادی میں وہ مرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو نہ پہچاننا قیامت میں ہوگارش کی وجہ سے ورنہ دنیا میں تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی خبر دے رہے ہیں یا اصحابی سے مراد امت کے نافرمان مراد ہیں۔ چنانچہ بخاری میں ہے: "عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن رجال منکم ثم لیختلجن دونی فاقول یا رب اصحابی فیقول انك لاتدری ما احدثوا بعدك" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے پہلے سے حوض پر جا کر تیاری کرنے والا ہوں گا تو تم میں سے کچھ لوگ حوض کی طرف آئیں گے پھر میرے قریب سے کھینچ لئے جائیں گے میں عرض کروں گا اے رب میرے اصحاب ہیں تو کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا نئی چیزیں نکالیں۔ (بخاری، حدیث 6576) شرح: "اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہوگئے اور حالت ارتداد ہی میں مرے۔۔ یہ واقعہ قیامت کے دن واقع ہوگا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات ظاہری میں اس کی خبر دے دی یہ خود غیب کی خبر ہے۔۔ رہ گیا اس وقت ان لوگوں کو نہ پہچاننا یہ کثرت ازدحام اور قیامت کے پریشان کن حالات کی بنا پر عدم توجہ سے ہے یہ عدم علم کی دلیل نہیں۔"

(نزہۃ القاری، جلد 5، صفحہ 695، 696)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2429

آلات موسیقی

سائل: عمران عزیز

سوال: کیا آلات موسیقی کی ممانعت حدیث میں بھی آئی ہے یا صرف فقہ کی کتابوں میں منع ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

آلات موسیقی کی ممانعت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ مسند احمد کی حدیث ہے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "بعثنی رحمة وھدی للعالمین وأمرنی أن أمحق المزامیر والکبارات یعنی البرابط والمعازف" ترجمہ: اللہ پاک نے مجھے رحمت اور عالمین کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں ہر طرح کے چھوٹے بڑے آلات موسیقی کو مٹادوں۔ (مسند احمد، جلد 36، صفحہ 551، حدیث 22218، مؤسسۃ الرسالۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شوال المکرم 1446ھ / 28 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2434

اپنے مرحومین کی خوبیاں بیان کرو

سائل: حافظ محمد خان

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے کہ اپنے مردوں کی اچھائیاں بیان کرو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

احادیث کی کتابوں میں یہ روایت موجود ہے، چنانچہ ابو داؤد میں ہے: "اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویھم" ترجمہ: اپنے مردوں کی اچھائیاں بیان کرو اور برائیوں سے زبان کو روکو۔ (ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی النھی عن سب الموتی، جلد 4، صفحہ 275، حدیث 4900، المکتبۃ العصریہ)

شرح: "مسلمان کی بعد موت اچھائیاں کبھی کبھی بیان کیا کرو کہ نیکیوں کے ذکر سے رحمت اترتی ہے، ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو کیونکہ مردے کی غیبت زندہ کی غیبت سے سخت تر ہے کہ زندہ سے معافی مانگی جاسکتی ہے مردے سے نہیں، اسی لیے علماء فرماتے ہیں کہ اگر غسال مردے پر کوئی نیک علامت دیکھے خوشبو یا چہرے کا نور دیکھے تو لوگوں میں چرچا کرے اور اگر بری علامت دیکھے بدبو یا چہرے کا بگڑ جانا تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے کیونکہ ہمیں بھی مرنا ہے نہ معلوم ہمارا کیا حال ہو، بے دین کی برائی ضرور کرے تاکہ لوگ بے دینی سے بچیں، اس کی شرح پہلے گزر چکی۔ یزید و حجاج وغیرہ کو آج بھی برا کہا جاتا ہے کیونکہ یہ فساق ہیں، ان کا فسق ظاہر کرو تاکہ لوگ ان جیسے کاموں سے بچیں۔"

(مرآۃ المناجیح، جنازوں کا بیان، باب جنازے کے ساتھ چلنے۔۔۔ الخ، جلد 2، حدیث 1678)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

01 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 29 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2439

سائل: اذان علی

عجوہ سے زہر کا اثر ختم

سوال: کیا ایسی کوئی حدیث ہے کہ عجوہ کھجور سے زہر کا اثر کم ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عجوہ کھجور میں زہر سے شفا ہونے کے متعلق حدیث پاک موجود ہے، چنانچہ ترمذی شریف میں ہے: ”العجوة من الجنة وفيها شفاء من السم“ ترجمہ: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے۔

(ترمذی، ابواب الطب، باب ماجاء فی الکماۃ والعجوۃ، جلد 4، صفحہ 400، حدیث 2066)

شرح: ”یہ تاثیر یا تو ہر عجوہ کھجور میں ہے یا مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور میں، دوسرے معنی زیادہ ظاہر ہیں۔ حق یہ ہے کہ عجوہ کھجور جنت میں ملے گی اور اس میں جنت کے پھلوں کی سی برکت ہے، اس سے تکالیف بیماری دور ہوتی ہیں اور تندرستی بحال رہتی ہے۔“ (مرآۃ المناجیح، کھانوں کا بیان، جلد 6، حدیث 4235)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

03 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 01 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2444

بکریاں باعث برکت

سائل: احمد فیضی

سوال: کیا حدیث میں بکریوں کو برکت کہا گیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بکریوں کا ہونا باعث برکت ہے اور اس کو احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ طبرانی میں ہے: "اتخذوا الغنم فان فیھا برکۃ" ترجمہ: بکریاں پالو کہ بے شک اس میں برکت ہے۔

(معجم کبیر للطبرانی، مسند النساء، باب الفاء، عروۃ بن الزبیر عن ام ھانی، جلد 24، صفحہ 426، حدیث 1039)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 02 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2482

ایک شخص کو دو نمازوں کی اجازت

سائل: محمد مزمل

سوال: کیا ایسی کوئی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دو نمازیں پڑھنے کی اجازت دی ہو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ پاک نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیارات عطا فرمائے تھے کہ جس کے لئے چاہتے کسی کام کو فرض فرمادیتے اور جس کے لئے چاہتے وہ فرض ساقط کردیتے، سوال میں ذکر کی گئی روایت بھی اختیارات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر دلیل ہے اور یہ مسند احمد میں موجود ہے، چنانچہ مروی ہے: ”اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاسلم علی ان یصلی صلاتین فقبل منہ“ ترجمہ: ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا کہ وہ دو نمازیں پڑھیں گے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ قبول کرلیا۔

(مسند احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، جلد 38، صفحہ 173، حدیث 23079، مؤسسۃ الرسالۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

21 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 19 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2472

گھر میں بکری کا ہونا

سائل: عاقد فرید

سوال: کیا ایسی کوئی روایت کتابوں میں ہے کہ گھر میں بکری کا ہونا محتاجی کے ستر دروازے بند کرتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

علامہ دیلمی نے اپنی کتاب مسند الفردوس میں یہ روایت نقل کی ہے، چنانچہ انس بن مالک سے روایت ہے: "الشاۃ فی البیت ترد سبعین بابا من الفقر" ترجمہ: گھر میں بکری کا ہونا محتاجی کے ستر دروازوں کو بند کرتا ہے۔

(مسند الفردوس، حرف الشین، جلد2، صفحہ 364، حدیث 3625، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 14 مئی 2025ء

سائل: کامران

فتوی نمبر: 2485

جلدی غصہ آئے دیر سے جائے

سوال: کیا ایسی کوئی روایت ہے کہ جس کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جائے وہ اچھا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی روایت مسند احمد میں موجود ہے، چنانچہ نبی پاک ﷺ نے اپنے خطبہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا: ”الا ان خیر الرجال من کان بطی الغضب سریع الرضا وشر الرجال من کان سریع الغضب بطی الرضا“ ترجمہ: خبردار لوگوں میں بہتر وہ ہے جس کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی راضی ہو جائے اور لوگوں میں برا وہ ہے جس کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جائے۔

(مسند احمد، مسند ابی سعید خدری، جلد 17، صفحہ 228، حدیث 11143، مؤسسۃ الرسالۃ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

21 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 19 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2491

مسلمانوں پر دوسری قوموں کا غلبہ

سائل: عدنان قادری

سوال: کیا ایسی کوئی روایت ہے کہ دوسری قومیں مسلمانوں پر ایسے غالب ہوں گی جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس طرح کی روایت کتب احادیث میں موجود ہے، چنانچہ ابو داؤد میں ہے: "قال رسول اللہ ﷺ یوشك الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتھا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المھابۃ منکم ولیقذفن اللہ فی قلوبکم الوھن فقال قائل یا رسول اللہ وما الوھن قال حب الدنیا وکراھیۃ الموت" ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عنقریب قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے کھانے والے اپنی پیالے کی طرف بلاتے ہیں تو ایک نے کہا اس دن ہماری کمی کی وجہ سے؟ فرمایا بلکہ اس وقت تم کثرت میں ہو گے لیکن تم سیلاب کے میل کی طرح ہو جاؤ گے اور اللہ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت کھینچ لے گا اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا پوچھا یارسول اللہ وھن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا۔

(ابو داؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی الاسلام، جلد4، صفحہ 111، حدیث 4297، المکتبۃ العصریہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 21 مئی 2025ء

طہارت

فتویٰ نمبر: 2460

Retrograde Ejaculation

سائل: بنت اسلم

سوال: Retrograde ejaculation کے بعد غسل فرض ہے یا نہیں اس میں انزال کے وقت منی مثانے میں چلی جاتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ریٹروگریڈ ایجیکولیشن میں منی اپنے مقام سے شہوت کے ساتھ جدا ہوتی ہے مگر عضو سے باہر نہیں نکلتی تو اگر کسی نے عورت کے اگلے یا پچھلے مقام میں دخول نہ کیا ہو اور انزال کے وقت منی عضو سے خارج نہ ہوئی تو غسل فرض نہیں، البتہ بعض اوقات اس میں بالکل معمولی سی منی یا کچھ قطرے خارج ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں غسل فرض ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے دخول کر لیا تو اگرچہ انزال نہ ہوا ہو غسل فرض ہو جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: "مَنی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جدا ہو کر عُضْو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غُسل ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 321)

اسی میں ہے: "سرِ ذَکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے، شَہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، اِنزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلّف ہوں" (صفحہ 323)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 09 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2469

سو کر اٹھنے پر کپڑوں پر تری کے احکامات

سائل: شاہد عطاری

سوال: جب ہم سو کر اٹھتے ہیں تو کپڑوں پر تری ہوتی ہے اب کس صورت میں غسل فرض ہو گا کس میں نہیں یہ سمجھ نہیں آتا اس کو آسان کر کے سمجھا دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سو کر اٹھنے پر کپڑے تر (گیلے) ہوں تو غسل فرض ہونے نہ ہونے کی مختلف صورتیں ہیں۔ اگر منی نکلنے کا یقین یا احتمال ہے یا مذی نکلنے کا یقین ہے تو غسل فرض ہے اور اگر منی یا مذی کے نہ نکلنے کا یقین ہے تو غسل فرض نہیں۔ منی کے نہ نکلنے کا یقین ہو مگر مذی کا احتمال ہو تو اگر احتلام یاد ہے تو غسل فرض ہے، یاد نہ ہو تو فرض نہیں۔ یہاں ایک صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر منی یا مذی کا احتمال ہو، اب اگر سونے سے پہلے شہوت تھی اور احتلام یاد نہیں اور منی کا یقین نہیں تو غسل فرض نہیں اور اگر سونے سے پہلے شہوت نہیں تھی یا تھی مگر مذی جتنی نکلنی تھی نکل چکی تھی اور منی اور مذی دونوں کا احتمال ہے تو غسل فرض ہے۔

(ملخصا: فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ ب، صفحہ 623 تا 655)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

15 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 13 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2467

سائل: زاہد مدنی

اسپرے کے ذریعے وضو

سوال: سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہے جس میں ایک شخص حجاج کو حرم میں بیٹھ کر اسپرے سے وضو کرنے کا طریقہ سکھا رہا ہے کیا اس طرح اسپرے سے وضو کرنے سے وضو ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی اس ویڈیو میں چند خرابیاں ہیں۔ پہلی تو یہی کہ وضو میں سر کے علاوہ جو اعضا ہیں ان کو دھونے کا حکم ہے اور دھونے کی تعریف یہ ہے کہ عضو کے ہر ہر حصہ پر کم از کم دو دو قطرے بہ جائیں اور اسپرے سے وضو کرنے میں ہر ہر حصہ پر دو دو قطرے بہنا ممکن نہیں، اور بہیں بھی تو اس کے لئے کافی مقدار پانی کی درکار ہو گی، لہذا اگر کسی عضو کے کسی حصہ پر دو قطروں سے کم پانی بہا تو وضو نہیں ہو گا۔ بالفرض کوئی احتیاط سے وضو کر بھی لے تو بھی وضو کی اکثر سنتیں، مؤکدہ ہیں اور سنت مؤکدہ کا ایک دو بار ترک برا ہے اور عادت بنانا گناہ اور ویڈیو میں صرف فرائض کو دھونے کا کہا گیا ہے تو جو ان سنت مؤکدہ کو ترک کی عادت بنائے گا وہ گناہ گار ہو گا۔ در مختار میں دھونے کی تعریف سے متعلق ہے: "اقلہ قطرتان فی الاصح" یعنی: اصح قول کے مطابق کم از کم دو قطروں کا بہنا

اس کے تحت شامی میں ہے: "ثم لایخفی ان ھذا بیان للفرض الذی لایجزیء اقل منہ" یعنی: پھر یہ بات مخفی نہ رہے کہ یہ اس فرض مقدار کا بیان ہے کہ اس سے کم کفایت نہیں کرے گا۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی الفرض القطعی الظنی، جلد 1، صفحہ 217، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 13 مئی 2025ء

نماز

فتوی نمبر: 2405

سائل: علی نواز

نماز میں نیت تبدیل کرنا

سوال: عشا کی نماز میں مقتدی نے بھول کر مغرب کی نیت کرلی پھر اسے یاد آیا کہ یہ عشا ہے تو اس نے چوتھی رکعت میں عشا کی نیت کرلی کیا اس کی نماز ہوگئی؟ اسی طرح سنت کی جگہ فرض کی نیت کرلی اور نماز میں یاد آیا تو نیت تبدیل کرسکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سب سے پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے اور اسی کا اعتبار ہے، زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں، تو اگر دل میں آپ کے عشا کی نیت تھی اور زبان سے مغرب کی کرلی تو اس صورت میں عشا کی نماز درست ہوگئی، اور اگر دل میں ہی مغرب کی نیت تھی تو اس صورت میں آپ کی عشا کی نماز نہ ہوئی نہ ہی نماز میں نیت بدلنے سے کوئی فرق پڑے گا کیونکہ دوران نماز فرض سے نفل یا نفل سے فرض کی تبدیلی کا کچھ اعتبار نہیں۔ دل میں نیت کیا ہے اس کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتے ہو تو بغیر تردد کے بتادے اور اگر کچھ تردد ہو تو اس نیت کا اعتبار نہیں۔ عالمگیری میں ہے: "النیۃ ارادۃ الدخول فی الصلاۃ والشرط ان یعلم بقلبہ ای صلاۃ یصلی وادناھا مالو سئل لامکنہ ان یجیب علی البدیھۃ وان لم یقدر علی ان یجیب الا بتامل لم تجز صلاتہ ولا عبرۃ للذکر باللسان "یعنی: نیت نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ہے اور اس کی شرط دل میں اس کا معلوم ہونا ہے کہ کونسی نماز ادا کر رہا ہے اور اس کا ادنی درجہ یہ ہے کہ اگر اس سے سوال کیا جائے تو اس بات پر قادر ہو کہ فوراً جواب دے دے اور اگر فوراً جواب دینے پر قادر نہیں بلکہ کچھ سوچ میں پڑ جائے تو اس کی نماز جائز نہیں اور زبان سے کہنے کا کچھ اعتبار نہیں۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 72)

بہار شریعت میں ہے: "نماز بہ نیت فرض شروع کی پھر درمیان نماز میں یہ گمان کیا کہ نفل ہے اور بہ نیت نفل نماز پوری کی تو فرض ادا ہوئے اور اگر بہ نیت نفل شروع کی اور درمیان میں فرض کا گمان کیا اور اسی گمان کے ساتھ پوری کی، تو نفل ہوئی۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 498)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2412

حالت اضطرار میں قراءت کی سنت

سائل: شعبان مدنی

سوال: سفر و حضر میں بعض اوقات حالت اضطرار پیدا ہو جاتی ہے اس وقت کتنی قراءت کرنے سے سنت پر عمل ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سفر میں حالت اضطرار ہو مثلا قافلہ بچھڑ جانے یا سوار نکلنے کا خوف ہو تو سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی بھی سورت پڑھ لے سنت پر عمل ہو جائے گا اور حضر میں حالت اضطرار ہو مثلا وقت تنگ ہو تو اتنی قراءت کرے کہ وقت بھی نہ نکلے اور امن بھی فوت نہ ہو۔عالمگیری میں ہے: "القراءۃ سننہا حالۃ الاضطرار فی السفر وھو ان یدخلہ خوف او عجلۃ فی سیرہ ان یقرا بفاتحۃ الکتاب وای سورۃ شاء و حالۃ الاضطرار فی الحضر وھو ضیق الوقت او الخوف علی نفس او مال ان یقرا قدر ما لا یفوتہ الوقت او الامن "یعنی: سفر میں حالت اضطرار ہو اور وہ یہ ہے کہ خوف یا چلنے میں جلدی ہو تو قراءت میں سنت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی بھی سورت ملا لے اور حضر میں حالت اضطرار ہو اور وہ یہ ہے کہ وقت تنگ ہو یا جان یا مال کا خطرہ ہو تو اتنی قراءت کرے کہ سنت اور امن فوت نہ ہو۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 85)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 شوال المکرم 1446ھ / 21 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2413

سائل: عمران مدنی

سفر میں حالت امن میں قراءت

سوال: سفر میں حالت امن ہو تو کتنی قراءت کرنا سنت ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سفر میں حالت امن کی صورت میں فجر اور ظہر میں سورہ بروج یا اس کی مثل قراءت کرے اور عصر و عشا میں اس سے کچھ کم اور مغرب میں قصار مفصل سے بھی کم جیسے سورہ کوثر۔ منیۃ المصلی میں ہے: "وفی حالۃ الاختیار یقرا فی الفجر سورۃ البروج او مثلھا وفی الظھر مثل ذلک وفی العصر والعشاء دون ذلک وفی المغرب بالقصار جدا" یعنی: سفر میں حالت اختیار میں فجر کی نماز میں سورہ بروج یا اس کی مثل قراءت کرے اور ظہر میں بھی اسی کی مثل اور عصر و عشا میں اس سے کم اور مغرب میں بالکل کم۔

(حلبۃ المجلی شرح منیۃ المصلی، جلد 2، صفحہ 136)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 شوال المکرم 1446ھ / 21 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2411

سائل:ابرار احمد

رکوع میں تین سے کم تسبیح

سوال: رکوع اور سجود میں تسبیح تین سے کم کہنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

رکوع اور سجود میں تین سے کم تسبیح پڑھنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے۔عالمگیری میں ہے:"فلوترك التسبيح اصلا او اتى بى مرة واحدة يجوز ويكره"یعنی:اگر تسبیح بالکل چھوڑ دی یا ایک بار پڑھی تو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 82)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

22 شوال المکرم 1446ھ / 21 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2414

فرض کی ہر رکعت میں پوری سورت

سائل: قاری عبد اللطیف

سوال: کیا فرض کی ہر رکعت میں پوری سورت پڑھنا افضل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فرض کی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے علاوہ پوری سورت پڑھنا افضل ہے اگر ایک رکعت میں نہ پڑھ سکے تو دو میں مکمل کرلے۔ عالمگیری میں ہے: "الافضل ان یقرا فی کل رکعۃ الفاتحۃ و سورۃ کاملۃ فی المکتوبۃ فان عجز الان یقرا السورۃ فی الرکعتین "یعنی: فرض کی ہر رکعت میں فاتحہ اور پوری سورت پڑھنا افضل ہے پھر اگر عاجز ہو تو دو رکعتوں میں سورت پڑھے۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 86)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 شوال المکرم 1446ھ / 22 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2419

سورہ بینہ کی ایک غلطی

سائل: قاری سہیل

سوال: امام صاحب نے سورہ بینہ میں اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ میں اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ کو اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ پڑھا اور بیچ میں وقف بھی نہیں کیا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں معنیٰ فاسد ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو گئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہے۔ عالمگیری میں ہے: "لو ذکر آیة مکان آیة ان وقف وقفا تاما ثم ابتدا بآیة اخری او ببعض آیة لا تفسد۔۔۔ او قرا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ووقف ثم قال اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ لا تفسد اما اذا لم یقف ووصل۔۔۔ اذا غیر المعنی بان قرا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ۔۔ تفسد عند عامة علمائنا" یعنی: اگر ایک آیت کو دوسری کی جگہ پڑھا اگر وقف تام کیا پھر اگلی آیت سے شروع کیا یا بعض حصہ پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہو گی جیسا کہ پڑھا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر وقف کیا پھر پڑھا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ تو نماز فاسد نہیں ہو گی بہر حال اگر وقف نہ کیا وصل کیا تو اگر معنی متغیر ہو گیا جیسا کہ پڑھا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ تو عمومی طور پر علما کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ 89)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 شوال المکرم 1446ھ / 23 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2420

غثاء احوی کی جگہ اوحی

سائل: عدیل مدنی

سوال: اگر کسی نے سورہ الاعلی میں غثاء احوی کی جگہ غثاء اوحی پڑھ دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الفاظ کی تبدیلی سے اگر معنی فاسد نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہو گی البتہ جان کر ایسی تبدیلی کرنا جائز نہیں، معلوم کی گئی صورت میں نماز ہوجائے گی کہ یہاں معنی فاسد نہیں ہورہا۔ عالمگیری میں ہے: "وان لم یتغیر لا تفسد کما اذا قرا غثاء اوحی مکان احوی ھو المختار" یعنی: اگر معنی تبدیل نہ ہو جیسے کہ غثاء احوی کی جگہ اوحی پڑھ دیا تو نماز فاسد نہیں ہو گی یہی مختار ہے۔ (عالمگیری، جلد 1، صفحہ 80)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 شوال المکرم 1446ھ / 23 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2418

نماز جنازہ میں جہر

سائل: بلال مدنی

سوال: نماز جنازہ میں ثنا، درود دعا میں جہر کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نماز جنازہ میں ثنا، درود و دعا بلند آواز سے نہیں پڑھی جائے گی بلکہ آہستہ آواز میں پڑھی جائے گی کیونکہ یہ سب اذکار ہیں اور اذکار میں آہستہ آواز ہونا سنت ہے۔ بدائع الصنائع میں ہے: "ولا يجهر بما يقرا عقيب كل تكبيرة لانه ذكر والسنة فيه المخافته" یعنی: نماز جنازہ میں جو پڑھا جائے اس میں جہر نہیں کیا جائے گا کیونکہ یہ ذکر ہے اور اس میں آہستہ آواز ہونا سنت ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 314)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 شوال المکرم 1446ھ / 23 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2415

ختم قرآن میں والناس کے بعد الم سے پڑھنا

سائل: قاری ایان

سوال: قرآن کو ترتیب سے پڑھنے کا حکم ہے لیکن ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ ختم قرآن کی آخری آیت میں الم سے مفلحون تک پڑھا جاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے والی آیت میں والناس پڑھی ہوتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ختم قرآن کے موقع پر انیسویں رکعت میں والناس پڑھنے کے بعد بیسویں میں الم سے مفلحون تک پڑھا جاتا ہے یہ جائز بلکہ بہتر ہے کیونکہ یہ ترتیب کا بدلنا نہیں بلکہ قرآن کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے اور حدیث میں قرآن ختم کر کے فوراً شروع کرنے کا پسند کیا گیا ہے۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "ختم قرآن کی صورت کے کہ اس میں پہلی رکعت میں سورۃ الناس تک پڑھنا اور دوسری رکعت میں الم تا مفلحون پڑھنا جائز اور درست ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: منزل میں اُترنے والا اور کوچ کرنیوالا (یعنی جو شخص قرآن شریف ختم کرے فوراً شروع کرے اور یوں ہی کرتا رہے) جیسا کہ نہر اور ردالمحتار میں ہے۔ میں کہتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ ختم قرآن کی صورت میں یہ عکس اور ترتیب کا بدلنا نہیں بلکہ قران کو نئے سرے سے شروع کرنا ہے جیسا کہ لفظ حال و مرتحل بھی اسی پر دلیل ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 264)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 شوال المکرم 1446ھ / 22 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2416

طوال مفصل اوساط مفصل قصار مفصل

سائل: ام ایمن

سوال: حضر میں حالت امن میں فرض نمازوں میں طوال مفصل اوساط مفصل اور قصار مفصل قراءت کرنا سنت ہے ان تینوں کی وضاحت کر دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حضر میں حالت امن میں فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر و عشا میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل سے قراءت کرنا سنت ہے۔ طوال مفصل سے مراد سورہ حجرات سے سورہ بروج تک، اوساط مفصل سے مراد سورہ بروج سے سورہ بینہ تک اور قصار مفصل سے مراد سورہ بینہ سے سورہ ناس تک ہے۔ ملتقی الابحر میں ہے: "واستحسنوا طوال المفصل فیھا وفی الظھر واوساطه فی العصر والعشاء وقصارہ فی المغرب من الحجرات الی البروج طوال ومنھا الی لم یکن اوساط ومنھا الی الاخر قصار "یعنی: فجر اور ظہر میں طوال مفصل مستحسن ہے اور عصر و عشا میں اوساط اور مغرب میں قصار سورہ حجرات سے بروج تک طوال ہے اور یہاں سے لم یکن تک اوساط اور یہاں سے آخر تک قصار۔ (ملتقی الابحر، صفحہ 159)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 شوال المکرم 1446ھ / 22 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2423

قاری کا امی کے پیچھے نماز پڑھنا

سائل: قاری بلال

سوال: ہم نے ایک شخص کے پیچھے نفل نماز پڑھی بعد میں پتا چلا کہ اس کو تو قرآن پڑھنے ہی نہیں آتا تو کیا اب نفل کی قضا کرنی ہو گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر قاری نے ایسے شخص کے پیچھے نفل نماز پڑھی جس کو قرآن پڑھنا ہی نہیں آتا تو وہ نماز شروع ہی نہیں ہوئی تھی اور اس کی قضا بھی ضروری نہیں۔ عالمگیری میں ہے: ”القاری اذا اقتدی بالامی لا یصیر شارعا حتی لو کان فی التطوع لایجب القضاء ھو الصحیح“ یعنی: قاری جب امی کی اقتدا کرے تو وہ نماز شروع کرنے والا ہی نہیں ہو گا یہاں تک کہ نفل میں ایسا ہو تو قضا واجب نہیں یہی صحیح ہے۔

(عالمگیری، جلد 1، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، صفحہ 95، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

26 شوال المکرم 1446ھ / 25 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2424

امام نے اپنا کافر ہونا ظاہر کیا

سائل: عبد الماجد

سوال: مسجد کی کمیٹی نے ایک شخص کو امام رکھا ایک مہینے کے بعد محلے والوں کو شک ہوا تو تفتیش کرنے پر اس نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اب جو اس کے پیچھے ایک مہینہ نمازیں پڑھیں کیا وہ ہو گئیں یاد رہے وہ قرآن صحیح پڑھتا تھا اور داڑھی بھی تھی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر امام نے اپنے آپ کو عیسائی بتایا تو جو نمازیں پہلے پڑھا دی ہیں اس کے بارے میں اس کا قول معتبر نہیں، وہ ساری نمازیں ہوگئیں اور ان کے اعادہ کی حاجت نہیں، ہاں اب وہ یہ کہنے سے مرتد ہوگیا۔ بہار شریعت میں ہے: ”امام نے اپنا کافر ہونا بتایا تو پیشتر کے بارے میں اس کا قول نہیں مانا جائے گا اور جو نمازیں اس کے پیچھے پڑھیں اُنکا اعادہ نہیں، ہاں اب وہ بے شک مرتد ہوگیا۔ مگر جب کہ یہ کہے کہ اب تک کافر تھا اور اب مسلمان ہوا۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، امامت کا بیان، صفحہ 574، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 شوال المکرم 1446ھ / 25 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2421

کسی عالم یا مفتی کو امامت کے لئے کہنا

سائل: فرحان مدنی

سوال: بعض اوقات مسجد میں کوئی مفتی صاحب یا استاد صاحب آجاتے ہیں تو کیا ان سے امامت کروانا افضل ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مسجد میں اگرچہ کوئی ایسا شخص داخل ہو جائے جو امامت کی صفات میں بڑھ کر ہو پھر بھی اولی یہ ہے کہ امام محلہ ہی نماز پڑھائے، البتہ امام نے ان کو آگے بڑھا دیا تو شرعا حرج نہیں۔ قنیہ میں ہے:"دخل المسجد من هو اولى بالامامة من امام المحلة فامام المحلة اولى"یعنی: مسجد میں ایسا شخص داخل ہوا جو امام محلہ سے امامت کا زیادہ اہل ہے پھر بھی امام محلہ ہی اولی ہے۔ (قنیہ، کتاب الصلوۃ، باب فی ما یتعلق بالامامۃ و مسائل المحاذات، صفحہ 39)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25 شوال المکرم 1446ھ / 24 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2432

مسبوق پہلے قضا رکعتیں پڑھ لے

سائل: عدیل احمد

سوال: ایک شخص مسبوق تھا اس کو مسئلہ معلوم نہیں تھا اس نے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شریک ہوا تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسبوق یعنی وہ شخص جس کو پہلی رکعت امام کے ساتھ نہ ملی؛ اس پر لازم ہے کہ پہلے وہ رکعتیں پڑھے جو امام کے ساتھ اس کو ملی ہیں اس کے بعد فوت شدہ پڑھے، اگر پہلے فوت شدہ پڑھ لی تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ عالمگیری میں ہے: "انہ یصلی اولا ما ادرک مع الامام ثم یقضی ما سبق کذا فی محیط الرخسی، اذا بدا بقضاء مافاتہ قبل تفسد صلاتہ وھو الاصح ھکذا فی الظھیریہ" یعنی: مسبوق پہلے وہ پڑھے گا جو امام کے ساتھ رکعتیں ملیں پھر جو رہ گئیں اس کی قضا کرے ایسا محیط سرخسی میں ہے، جب فوت شدہ کو پہلے پڑھا کہا گیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی یہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ ظیریہ میں ہے۔

(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ جلد 1،، صفحہ 101، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

29 شوال المکرم 1446ھ / 28 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2430

واش روم سے نکلنے کے بعد اذان کا جواب

سائل: غفران قادری

سوال: اگر واش روم میں ہوں اور اذان شروع ہو جائے تو کیا فارغ ہو کر باہر نکل کر اذان کا جواب دے سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی سبب سے اذان کا جواب نہ دے سکے مثلاً واش روم میں ہونے کے سبب تو اگر زیادہ دیر نہ گزری ہو تو فارغ ہونے کے بعد باہر نکل کر جواب دے سکتے ہیں۔ بہار شریعت میں ہے: "اگر بوقتِ اَذان جواب نہ دیا، تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو، اب دے لے۔"

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 473، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شوال المکرم 1446ھ / 28 اپریل 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فتوی نمبر: 2433

مسبوق کا دوسرے مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرنا

سائل: عبد الکریم

سوال: ایک شخص مسبوق تھا جب وہ اپنی پڑھنے کھڑا ہوا تو بھول گیا کہ کتنی رکعتیں پڑھنی ہیں مگر یہ یاد تھا کہ ساتھ والا مسبوق اس کے ساتھ ہی آیا تھا تو اگر وہ اس کو دیکھ دیکھ کر اپنی نماز مکمل کر لے تو کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسبوق اگر بھول گیا کہ اس کو کتنی رکعتیں پڑھنی ہیں اور وہ دوسری مسبوق کو دیکھ کر اپنی نماز مکمل کر لے اور اس کی اقتدا کی نیت نہ کرے تو اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ بحر الرائق میں ہے: ”ولونسی احد المسبوقین المتساویین کمیۃ ما علیہ فقضی ملاحظا للآخر بلا اقتداء بہ صح“ یعنی: دو برابر مسبوقوں میں سے ایک بھول گیا کہ اس پر کتنی رکعتیں باقی ہیں اور وہ دوسرے کو دیکھ کر پڑھتا رہے بغیر اقتدا کیے تو صحیح ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 400، دار الکتب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شوال المکرم 1446ھ / 28 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2436

امام کا رکوع میں وضو ٹوٹا

سائل: کامران

سوال: امام کا اگر رکوع میں وضو ٹوٹ جائے پھر بھی وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کیا اب اس کے بعد کسی کو خلیفہ بنایا جا سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام کا اگر رکوع میں وضو ٹوٹ گیا اور اس نے رکن کی ادائیگی کے ارادے سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو سب کی نماز ٹوٹ جائے گی اب کسی کو نہ خلیفہ کر سکتے ہیں نہ اس پر بنا کر سکتے ہیں۔ عالمگیری میں ہے: "ولو احدث الامام وھو راکع فرفع راسہ وقال: سمع اللہ لمن حمدہ او رفع راسہ من السجود، وقال اللہ اکبر مریدا بہ اداء الرکن فسدت صلاۃ الکل" یعنی: اور اگر امام کو رکوع کی حالت میں حدث ہوا پھر اس نے سر اٹھایا اور کہا سمع اللہ لمن حمدہ یا اس نے سجدہ سے سر اٹھایا اور کہا اللہ اکبر اس سے رکن کی ادائیگی کا ارادہ کرتے ہوئے تو سب کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 104، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 30 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2435

سائل: حارث مدنی

امام کے لئے بنا افضل یا دوبارہ پڑھنا

سوال: اگر امام یا مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کے لئے بنا افضل ہے یا دوبارہ سے پڑھنا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر نماز میں منفرد کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کے لئے بالاتفاق افضل یہ ہے کہ نئے سرے سے پڑھے اور اگر امام یا مقتدی کا وضو ٹوٹ جائے تو اس میں اختلاف ہے، بعض کا کہنا ہے کہ ان کے لئے بھی دوبارہ پڑھنا افضل ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر دوسری جماعت مل سکتی ہو تو دوبارہ پڑھنا افضل ہے ورنہ بنا کرنا یعنی اسی نماز کو جاری رکھنا۔ یہاں ترجیح اس قول کو حاصل ہے کہ نئے سرے سے پڑھنا امام و مقتدی کے لئے بھی افضل ہے۔ ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ طرفین سے مطلقا افضل ہونے کی روایت ہے اور متون میں بھی سب کے لئے نئے سرے سے پڑھنے کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ عالمگیری میں ہے: ”والاستئناف افضل كذا في المتون وهذا في حق الكل عند بعض المشائخ“ یعنی: اور نئے سرے سے پڑھنا افضل ہے جیسا کہ متون میں ہے اور بعض مشائخ کے نزدیک یہ سب (منفرد، امام و مقتدی) کے لئے ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 93، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

02 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 30 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2474

ستون کے درمیان صف بنانا

سائل: رخسار جٹ

سوال: ہماری مسجد میں ستون بنے ہوئے ہیں اور جماعت میں لوگ ستونوں کے درمیان صف بناتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بلا ضرورت شرعی جماعت میں ستونوں کے درمیان صف بنانا جائز نہیں کیونکہ اس میں قطع صف ہے البتہ نمازیوں کی تعداد زیادہ ہونے کے سبب جگہ تنگ پڑ جاتی ہو تو اس صورت میں بنا سکتے ہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "اور بے ضرورت مقتدیوں کا در میں صف قائم کرنا یہ سخت مکروہ کہ باعث قطع صف ہے اور قطع صف ناجائز، ہاں اگر کثرت جماعت کے باعث جگہ میں تنگی ہو اس لئے مقتدی در میں اور امام محراب میں کھڑے ہوں تو کراہت نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 130)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 14 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2478

صاحب ترتیب نے وتر نہ پڑھے تو فجر

سائل: جہانزیب مدنی

سوال: صاحب ترتیب نے عشا کے فرض ادا کر لیے اور فجر کا وقت شروع ہو گیا اب پہلے وتر کی قضا کرے یا فجر پڑھ سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر صاحب ترتیب نے عشا کے وتر ادا نہیں کئے تھے اور فجر کا وقت شروع ہو گیا تو اب اس پر لازم ہے کہ پہلے وتر ادا کرے اس کے بعد فجر کے فرض پڑھے جبکہ وقت میں گنجائش ہو۔ عالمگیری میں ہے: "الترتیب بین الفائتۃ و الوقتیۃ و بین الفوائت مستحق کذا فی الکافی۔۔۔ و کذا بین الفرض و الوتر ھکذا فی شرح الوقایۃ و لو صلی الفجر و ھو ذاکر انہ لم یوتر فھی فاسدۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی" یعنی: فوت شدہ اور وقتیہ کے درمیان اور قضا کے درمیان ترتیب ضروری ہے ایسا ہی کافی میں ہے۔۔ اور اسی طرح فرض اور وتر میں ایسا ہی شرح وقایہ میں ہے اور اگر فجر پڑھ لی حالانکہ اس کو یاد تھا کہ وتر نہیں پڑھی تو امام اعظم کے نزدیک فجر کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، جلد 1، صفحہ 121، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 15 مئی 2025ء

حج / عمرہ

فتوی نمبر: 2402

سائل: ام مہدی

احرام میں اوور لاک

سوال: احرام کو اوور لاک (over lock) کروانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احرام کو اوور لاک کروانا جائز ہے کہ احرام میں وہ لباس جو صورۃ یا معنی یا حکما سلا ہوا ہو اسے عادت کے مطابق پہننا ناجائز ہے اور احرام کو اوور لاک کرنے میں وہ صورت نہیں۔ احرام کے ممنوعات میں ہے: "ولبس المخیط ای علی وجھہ المعتاد" یعنی: سلا ہوا لباس عادت کے طریقے پر پہننا ممنوع ہے۔

(ارشاد الساری، صفحہ 166)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2422

سائل: حماد مدنی

محصر کے لئے قربانی ضروری ہے

سوال: کیا محصر کے لئے احرام سے باہر آنے کے لئے قربانی ضروری ہے یا کسی اور طریقہ سے بھی باہر آسکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے محصر ہو جائے یعنی حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے جس کو شریعت نے معتین کیا ہے، پورا نہ کر سکے تو اب اس کے اوپر لازم ہے کہ حرم میں قربانی کرے یا کسی کو وکیل کرے، قربانی کے بغیر مثلا روزے کا قیمت دینے سے وہ احرام سے باہر نہیں آسکتا۔ لباب المناسک میں ہے:" وان عجز المحصر عن بعث الھدی بان لم یجدہ او لا یجد ثمنہ او من یبعث بیدہ بقی محرما حتی یجدہ فیتحلل بہ او یذھب الی مکۃ فیحل بافعال العمرۃ کالفائت ولا یجزیء عن الھدی بدل لا صوم ولا صدقۃ" یعنی: اور اگر محصر قربانی کا جانور بھیجنے سے عاجز آجائے اس طرح کے جانور اس کے پاس نہ ہو یا جانور لینے کے پیسے نہ ہوں یا کوئی بندہ نہیں جس کے ساتھ بھیجے تو وہ حالت احرام میں رہے گا جب تک ان کو نہ پالے اور قربانی نہ کرلے احرام سے باہر نہیں آسکتا یا پھر مکہ جائے اور عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو جیسا کہ رہ جانے والا اور جانور کے بدلے روزہ اور صدقہ کفایت نہیں کرے گا۔

(المنسک المتوسط، باب الاحصار، فصل فی بعث الھدی، صفحہ 258، دار قرطبہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

25 شوال المکرم 1446ھ / 24 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2438

نابالغ حج کا احرام باندھنے کے بعد بالغ ہوا

سائل: ساحل قریشی

سوال: نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور وقوف عرفہ سے پہلے وہ بالغ ہو گیا تو کیا اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نابالغ نے حج کا احرام باندھا اور وقوف عرفہ سے پہلے وہ بالغ ہو گیا تو اگر عرفہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اس نے احرام کی تجدید کر لی یعنی اس نے فرض حج کی نیت سے دوبارہ تلبیہ کہا تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا۔ در مختار میں ہے: "فلو احرم صبی عاقل فبلغ قبل الوقوف فمضی کل علی احرامہ لم یسقط فرضھما لانعقادہ نفلا فلوجدد الصبی الاحرام قبل وقوفہ بعرفۃ ونوی حجۃ الاسلام اجزاہ" یعنی: تو اگر عاقل بچہ نے احرام باندھا اور وقوف سے پہلے وہ بالغ ہو گیا پھر باقی وقت اسی احرام میں گزارا تو اس کا فرض ساقط نہیں ہو گا کیونکہ وہ نفل منعقد ہوا ہے تو اگر وہ احرام کی تجدید کر لے عرفہ میں وقوف عرفہ سے پہلے اور فرض حج کی نیت کر لے تو فرض ادا ہو جائے گا۔ (بتصرف: رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحج، جلد 2، صفحہ 466، دار المعرفہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 01 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2440

نابالغ میقات سے بغیر احرام گزرا پھر بالغ ہو گیا

سائل: عابد مدنی

سوال: نابالغ بغیر احرام میقات سے گزر گیا اور مکہ پہنچ کر وہ بالغ ہو گیا تو اگر وہ وہیں سے حج کا احرام باندھ لے تو دم لازم ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر نابالغ بغیر احرام مکہ میں داخل ہوا پھر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے حرم سے حج کا احرام باندھ لیا تو میقات سے بغیر احرام گزرنے کے سبب اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ مبسوط سرخسی میں ہے: "الصبی یدخل مکۃ بغیر احرام ثم یحتلم بمکۃ فیحرم بالحج فان ھناک لایلزمہ بترک الوقت شئی" یعنی: بچہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوا پھر وہ مکہ میں بالغ ہوا پھر اس نے حج کا احرام باندھا تو اس وقت کوئی چیز لازم نہیں ہو گی میقات سے بغیر احرام گزرنے کی وجہ سے۔

(مبسوط سرخسی، کتاب المناسک، باب المواقیت، جلد4، صفحہ 173، دار المعرفہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

03 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 01 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2442

طب کی کتابوں کو بیچ کر حج

سائل: ڈاکٹر حذیفہ

سوال: میں ایک ڈاکٹر ہوں میرے پاس فی الحال اتنا مال نہیں جس سے میں حج کر سکوں لیکن زمانہ طالبعلمی سے لے کر اب تک میں نے اپنی فیلڈ سے متعلق کئی کتابیں لی ہیں اور اب بھی لیتا ہوں اگر میں ان کو بیچوں تو یقینا میں صاحب استطاعت ہو جاؤں گا تو کیا مجھ پر ان کتابوں کو بیچ کر حج کرنا لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر آپ کے پاس طب (میڈیکل) کی اتنی کتابیں ہیں کہ اگر ان کو بیچیں تو حج کی استطاعت آپ پر ثابت ہو جائے گی تو آپ پر ان کتابوں کو بیچ کر حج کرنا لازم ہے۔ عالمگیری میں ہے: "ان کانت کتب الطب والنجوم تثبت الاستطاعۃ سواء کان یحتاج الی استعمالھا والنظر فیھا او لا یحتاج" یعنی: اور اگر طب اور ریاضی کی کتابیں کسی کے پاس ہوں (اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت اتنی ہو جس سے حج کر سکتا ہو) تو استطاعت ثابت ہو گی چاہے ان کتابوں کی طرف محتاجی اور ان کو دیکھنے کی ضرورت پڑتی ہو یا نہ ہو۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب فی تفسیر الحج وشروطہ، جلد 1، صفحہ 240، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 02 مئی 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2445

غیر عربی میں تلبیہ

سائل: سلیم قریشی

سوال: کیا تلبیہ عربی میں کہنا ضروری ہے؟ اگر کوئی عربی کے علاوہ کسی زبان میں کہے تو اس کا احرام شروع ہو گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

احرام کے لئے تلبیہ عربی زبان میں کہنا افضل ہے ضروری نہیں، اگر کسی نے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں بھی تلبیہ کہا تو اس کا احرام درست ہو جائے گا۔ عالمگیری میں ہے: "اذا اتی بلسان آخر اجزاہ سواء کان یحسن العربیہ او لا یحسنها کذا فی شرح الطحاوی والعربیة افضل" یعنی: اگر تلبیہ کسی اور زبان میں کہی تو کافی ہے چاہے عربی میں اچھی طرح پڑھ سکتا ہو یا نہ پڑھ سکتا ہو ایسا ہی شرح طحاوی میں ہے اور عربی میں افضل ہے۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب الاحرام، جلد 1، صفحہ 245، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2441

گھر بیچ کر حج

سائل: شاکر مدنی

سوال: ایک بھائی 1000 گز کے بنگلے میں رہتے ہیں جو انہیں وراثت میں ملا تھا اس کے علاوہ کوئی گھر نہیں ان کی فیملی اتنی بڑی نہیں اور وہ چھوٹے فلیٹ میں بھی گزارا کر سکتے ہیں تو کیا گھر بیچ کر حج کرنا ان پر واجب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی کی ملکیت میں گھر ہو جس میں وہ رہتا ہے اور اس کو بیچ کر اس سے چھوٹا لینا ممکن ہو اور باقی رقم سے حج کر سکتا ہو تو بھی گھر بیچ کر حج کرنا اس پر لازم نہیں البتہ ایسا کرے تو افضل ہے۔ محیط برہانی میں ہے: "اذا کان له منزل یسکنه ویمکنه ان یبیع ویشتری بثمنه منزلا دون منه ویحج بالفضل لم یلزمه ذلك" یعنی: جب کسی کی ملکیت میں مکان ہو جس میں وہ رہتا ہو اور اس کے لئے ممکن ہو کہ وہ گھر بیچے اور اس رقم سے اس سے چھوٹا گھر خرید کر باقی رقم سے حج کرے تو ایسا کرنا اس پر لازم نہیں۔

(محیط برہانی، کتاب المناسک، فصل فی بیان شرائط الوجوب، جلد 2، صفحہ 418، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

04 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 02 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2447

دو عمرے کا احرام

سائل: سہیل احمد

سوال: اگر کسی نے دو عمرے کا احرام باندھا تو کیا دو عمرے لازم ہو جائیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی نے دو عمرے کا احرام باندھا تو اس پر دو عمرے لازم ہو جائیں گے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "دو حج کا احرام باندھا تو دو حج واجب ہو گئے اور دو عمرے کا تو دو عمرے۔" (بہار شریعت، حج کا بیان، احرام کا بیان، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1076)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2446

احرام باندھا مگر حج یا عمرہ کی نیت نہیں کی

سائل: محمود مدنی

سوال: ایک شخص نے احرام باندھا تلبیہ پڑھی مگر احرام کے وقت حج یا عمرہ کی نیت حاضر نہ رہی مطلقا نیت کی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے احرام باندھا اور تلبیہ کہا مگر احرام کے وقت حج یا عمرہ کی نیت حاضر نہیں تھی تو جب تک طواف نہ کیا ہو اسے اختیار ہے کہ حج کی نیت کرلے یا عمرہ کی، اور اگر طواف کا ایک پھیرا بھی کرلیا تو عمرہ کا احرام متعین ہو جائے گا۔ محیط برہانی میں ہے: "واذا اتی ینوی الاحرام ولم تحضرہ نیة فی حج او عمرة مضی فی ایهما شاء ما لم یطف بالبیت فاذا طاف بالبیت شوطا واحدا کان احرامه احرام عمرة لان طواف العمرة رکن وطواف التحیة فی الحج لیس برکن ولا معارضة بین الرکن وغیر الرکن" یعنی: اور جب احرام کی نیت کرنے لگے اور نیت میں حج یا عمرہ کو حاضر نہ کیا تو حج یا عمرہ میں سے جس کو چاہے ادا کرلے جب تک طواف نہ کیا ہو تو جب بیت اللہ کا ایک چکر بھی لگالیا تو اس کا احرام عمرہ کا ہوگیا اس لئے کہ عمرہ کا طواف رکن ہے اور حج میں طواف قدوم رکن نہیں لہذا رکن اور غیر رکن میں کوئی معارضہ نہیں۔ (محیط برہانی، کتاب المناسک، باب فی تعلیم اعمال الحج، جلد 2، صفحہ 420، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فتوی نمبر: 2452

رمل کی تعریف

سائل: غلام نبی عطاری

سوال: طواف میں لوگ اپنے اپنے طریقے سے رمل کرتے ہیں رمل کی تعریف کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہو اس کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے۔ رمل کی تفسیر یہ ہے کہ اکڑ کر تیز چلے اور اپنے کندھوں کو ایسے حرکت دے جیسے فوجی اپنی طاقت ظاہر کرنے کے لئے لڑائی کی دو صفوں کے درمیان چلتا ہے۔ عالمگیری میں ہے:" ویرمل فی الثلاثۃ الاول من الاشواط ویمشی فی الباقی علی ھیئتہ کذا فی الکافی۔۔ کذا فی کل طواف بعدہ سعی فانہ یرمل فیہ کذا فی فتاوی قاضی خان، وتفسیر الرمل ان یسرع فی المشی ویھز کتفیہ شبہ المبارز یتبختر بین الصفین" یعنی: پہلے تین چکروں میں رمل کرے اور باقی چار میں اپنی ہیئت پر چلے۔۔ ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہے اس میں رمل کیا جائے گا ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے، اور رمل کی تفسیر یہ ہے کہ چلنے میں جلدی کرے اور دونوں کندھوں کو ایسے حرکت دے لڑنے والا جنگ جو دو صفوں کے درمیان طاقت ظاہر کرنے کے لئے اکڑ کر چلتا ہے۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب کیفیۃ اداء الحج، جلد 1، صفحہ 249، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 06 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2453

پہلے چکر میں رمل بھول گئے

سائل: شاہد عطاری

سوال: جس طواف میں رمل کرنا تھا اگر اس کا ایک چکر کرنے کے بعد یاد آیا تو کیا اب باقی تین میں کرنا ہو گا یا دو میں ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جس طواف میں رمل کرنا سنت ہے اگر اس کے پہلے چکر میں رمل کرنا بھول گئے تو اب باقی دو میں رمل کرے، تیسرے چکر کے بعد رمل نہ کرے۔ شامی میں ہے: "ولو مشى شوطا ثم تذكر لا يرمل الا في شوطين وان لم يذكر في الثلاثة لا يرمل بعد ذلك لان ترك الرمل في الاربعة سنة "یعنی: اگر ایک چکر بغیر رمل کے چلا پھر یاد آیا تو اب فقط دو میں رمل کرے اور اگر تینوں میں یاد نہ آیا تو اس کے بعد رمل نہ کرے کیونکہ آخری کے چار میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔

(شامی، کتاب الحج، فصل فی الاحرام وصفۃ المفرد، جلد 2، صفحہ 498، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

08 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 06 مئی 2025ء

نفلی طواف افضل یا نوافل

فتوی نمبر: 2454

سائل: کامران بٹ

سوال: جو لوگ مکہ شریف میں رہتے ہیں ان کے لئے نفلی طواف افضل ہے یا نوافل اور جو باہر سے آتے ہیں ان کا بھی بتا دیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مکہ شریف کے باہر سے آنے والوں کے لئے نفلی طواف، نوافل سے افضل ہے جبکہ مکہ والوں کے لئے نوافل، نفلی طواف سے افضل۔ بحر الرائق میں ہے: "فالطواف التطوع افضل للغرباء من صلاۃ التطوع ولاھل مکۃ الصلاۃ افضل منہ" یعنی: مسافروں کے لئے نفلی طواف نفلی نماز سے افضل ہے اور اہل مکہ کے لئے نفل نماز افضل ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد 2، صفحہ 360، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

09 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 07 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2455

طواف میں قراءت افضل یا دیگر اذکار

سائل: عبید اللہ

سوال: طواف میں قراءت قرآن افضل ہے یا اس کے علاوہ دیگر اذکار؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

طواف کے دوران دیگر اذکار پڑھنا، تلاوت قرآن سے افضل ہے۔ عالمگیری میں ہے: "وعند الطواف الذکر افضل من القراءة کذا فی السراجیة" یعنی: طواف کے وقت ذکر کرنا قراءت سے افضل ہے جیسا کہ سراجیہ میں ہے۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب کیفیۃ اداء الحج، جلد 1، صفحہ 251، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 07 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2456

آٹھ ذوالحجہ کو جمعہ ہو تو منی روانگی

سائل: ارسلان مدنی

سوال: اگر آٹھ ذوالحجہ کو جمعہ ہو تو منی کو کب روانہ ہوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر آٹھ ذوالحجہ کو جمعہ ہو تو زوال (ابتدائے وقت ظہر) سے قبل منی جا سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں جمعہ فرض نہیں ہوا لیکن اگر جمعہ کی شرائط پائی جائیں اور اس پر وہاں جمعہ فرض ہونے کی صورت پائی جائے تو زوال کے بعد جب تک جمعہ نہ پڑھ لے، منی کی طرف نہیں جا سکتا۔ تبیین میں ہے: "ولو وافق یوم الترویۃ الجمعۃ لہ ان یخرج الی منی قبل الزوال لعدم وجوب الجمعۃ علیہ فی ذلک الوقت وبعدہ لا یخرج ما لم یصلھا لوجوبھا علیہ" یعنی: اگر آٹھ ذوالحجہ کو جمعہ آجائے تو زوال سے پہلے اس کے لئے منی جانا جائز ہے کیونکہ اس وقت میں اس پر جمعہ واجب نہیں ہوا اور زوال کے بعد نہیں جا سکتا جب تک جمعہ نہ پڑھ لے اس پر واجب ہونے کی وجہ سے۔ (تبیین الحقائق، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد 1، صفحہ 22، المطبعۃ الکبری الامیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 07 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2458

وقوف عرفہ کے وقت میں دسویں کا دن

سائل: شوکت مدنی

سوال: وقوف عرفہ کا وقت نویں کی ظہر سے دسویں کی فجر تک ہے اس میں دسویں کی رات ہے مگر دسویں کا دن نہیں اور نویں کا دن ہے نویں کی رات نہیں ایسا کیوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عام طور پر راتیں اگلے دن کے تابع ہوتی ہیں مگر حج کے ارکان کے معاملے میں راتیں گزشتہ دن کی تابع ہیں، اسی وجہ سے وقوف عرفہ دسویں کے دن میں نہیں ہو سکتا نہ ہی نویں کی رات کو۔ بحر الرائق میں ہے: "واللیالی کلھا تابعة للایام المستقبلة لا للایام الماضیة الا فی الحج فانها فی حکم الایام الماضیة فلیلة عرفة تابعة لیوم الترویة ولیلة النحر تابعة لیوم عرفة" یعنی: اور راتیں ساری آنے والے دن کی تابع ہوتی ہیں نہ کہ گزرے ہوئے دن کی سوائے حج میں تو بے شک وہ گزرے ہوئے دن کی تابع ہوتی ہیں تو عرفہ کی رات تابع ہے یوم ترویہ کے اور دسویں رات یوم عرفہ کے تابع ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، جلد 2، صفحہ 329، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

10 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 08 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2459

قیمتی پتھر سے رمی

سائل: اسلام مدنی

سوال: کیا رمی کسی بھی پتھر سے کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جو چیز زمین کی جنس سے ہو اس سے رمی کر سکتے ہیں مگر وہ حقیر ہو کیونکہ قیمتی پتھروں سے رمی کرنا جائز نہیں۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "ویجوز ان یرمی بکل ما کان من جنس الارض بشرط وجود الاستھانۃ حتی لا یجوز بالفیروج والیاقوت" یعنی: جو بھی چیز زمین کی جنس سے ہو اس سے رمی جائز ہے جبکہ وہ حقیر ہو یہاں تک کہ فیروزہ اور یاقوت سے جائز نہیں۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الحج، جلد 1، صفحہ 158، المطبعۃ الخیریۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 09 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2462

طواف وداع سے پہلے میقات سے باہر

سائل: حذیفہ

سوال: ایک شخص نے طواف وداع نہیں کیا تھا اور وہ میقات سے باہر چلا گیا بعد میں اس کو کسی نے مسئلہ بتایا تو اب وہ دوبارہ میقات میں آئے گا تو کیا عمرہ کرے گا اور پہلے عمرہ کرے یا طواف وداع؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

طواف وداع حج کے واجبات میں سے ہے اور آفاقی کے لئے جائز نہیں کہ وہ طواف وداع کئے بغیر میقات سے باہر چلا جائے، اگر کسی شخص نے طواف وداع نہ کیا اور وہ میقات سے باہر چلا گیا تو اسے اختیار ہے کہ دم دے یا واپس آکر طواف وداع کرلے، اگر وہ واپس آتا ہے تو عمرہ کے احرام کے ساتھ آئے گا پھر عمرہ ادا کرے گا اور پھر طواف وداع کرے گا تو اس کا دم ساقط ہو جائے گا۔ البحر العمیق میں ہے: "انه اذا نفر ولم يطف يجب عليه ان يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات لانه ترك طوافا واجبا" یعنی: جب آفاقی روانہ ہو حالانکہ اس نے طواف وداع نہیں کیا تو واجب ہے اس پر کہ واپس لوٹے اور طواف کرے جب تک میقات سے نہ گزرا ہو اس لئے کہ اس نے واجب طواف چھوڑا ہے۔

(البحر العمیق، الباب الثانی عشر، فصل النفر من منی الی مکۃ، جلد4، صفحہ 1920، موسسۃ الریان)

عالمگیری میں ہے: "فان رجع رجع بعمرة وان عاد بعمرة ابتدا بطوافها فاذا فرغ من عمرته طاف للصدر" یعنی: پھر اگر لوٹے تو عمرہ کی نیت کے ساتھ لوٹے اور عمرہ کی نیت کے ساتھ لوٹا تو عمرہ کے طواف سے ابتدا کرے پھر جب اپنے عمرہ سے فارغ ہو تو طواف وداع کرے۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب کیفیۃ اداء الحج، جلد1، صفحہ 259، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 11 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2461

دوسرے دن کی رمی میں ترتیب

سائل: مناف قادری

سوال: اگر کسی نے دوسرے دن یعنی گیارہویں کی رمی میں پہلے بڑے شیطان کی رمی کی پھر درمیان والے اور پھر چھوٹے کی تو کیا رمی دوبارہ کرنے پڑے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

گیارہویں اور بارہویں کی رمی میں جمروں میں ترتیب رکھنا یعنی پہلے چھوٹے پھر درمیانے پھر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا سنت ہے، اگر کسی نے اس ترتیب کا خلاف کیا تو اسی دن پہلے وسطی پھر عقبہ کا اعادہ بہتر ہے لیکن نہ بھی کیا تو رمی درست ہوگئی۔ تبیین الحقائق میں ہے: "لو بدا فی الیوم الثانی بجمرۃ العقبۃ ثم بالوسطی ثم التی تلی مسجد الخف فان عاد علی الوسطی ثم علی العقبۃ فی یومہ فحسن لان الترتیب سنۃ وان لم یعد اجزاہ" یعنی: اگر دوسرے دن بڑے شیطان سے ابتدا کی پھر درمیانہ پھر وہ جو مسجد خیف سے قریب ہے تو اگر وسطی کا اعادہ کرے پھر عقبہ کا اس دن میں تو اچھا ہے اس لئے کہ ترتیب سنت ہے اور اگر اعادہ نہ کیا تو بھی جائز ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الحج، باب الاحرام، جلد 2، صفحہ 34، المطبعۃ الکبری الامیریہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

11 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 09 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2463

طواف کی نیت کے بغیر پھیرے لگانا

سائل: حسن قادری

سوال: ایک بھائی طواف کر کے فارغ ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے پیر صاحب طواف کے لئے آئے ہیں تو وہ ان کی صحبت پانے کی نیت سے دوبارہ مطاف میں گئے مگر طواف کی نیت نہیں کی اور سات چکر لگا لئے تو کیا ان کا نفلی طواف ہوا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طواف کے درست ہونے کے لئے کم از کم طواف کی نیت ضروری ہے، اگر اس شخص نے بالکل طواف کی نیت نہ کی اور ایسے ہی سات چکر لگا لئے تو اس کا نفلی طواف بھی نہ ہوا۔ محیط برہانی میں ہے: "اذا طاف بالبیت طالبا للغریم او ھاربا من عدو او سبع ولا ینوی الطواف لا یجزی عن طوافہ" یعنی: جب بیت اللہ کا طواف کیا مقروض کو پکڑنے کے لئے یا دشمن یا درندے سے بھاگنے کے لئے اور طواف کی نیت نہ کی تو اس کا طواف درست نہیں ہو گا۔

(محیط برہانی، کتاب المناسک، فصل فی الطواف والسعی، جلد2، صفحہ 461، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 11 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2477

قربانی کے عوض روزے رکھنے کے بعد قدرت

سائل: عبید اللہ

سوال: میرے پاس حج کی قربانی کی قدرت نہیں تھی میں نے حج کے دنوں میں تین روزے رکھ لئے تھے پھر مجھے ایک حاجی نے اتنی رقم تحفہ میں دی کہ میں وہاں قربانی کر سکتا تھا تو اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی نے قربانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تین روزے رکھ لئے اور ایام قربانی میں قدرت آگئی اور ابھی احرام سے باہر نہیں ہوا تھا تو جو روزے رکھے وہ باطل ہو گئے اور اب قربانی کئے بغیر احرام سے باہر نہیں آسکتا، لہذا آپ کو اب قربانی کرنی ہوگی پھر آپ احرام سے باہر ہو سکیں گے۔ الاختیار میں ہے: "ولو قدر علی الھدی قبل صوم الثلاثۃ او بعدہ قبل یوم النحر لزمہ الھدی وبطل صومہ لانہ قدر علی الاصل قبل حصول المقصود بالبدل وھو التحلل" یعنی: اور اگر قربانی پر قادر ہو گیا تین روزے رکھنے سے پہلے یا تین رکھنے کے بعد ایام نحر سے پہلے تو اس پر قربانی لازم ہے اور روزے باطل ہو گئے اس لئے کہ بدل کے ذریعے مقصود کے حصول سے پہلے وہ اصل پر قادر ہو گیا اور وہ حلال ہونا ہے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الحج، باب التمتع، جلد 1، صفحہ 158، مطبعۃ الحلبی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 15 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2479

احرام میں خوشبو والا مرہم

سائل: ایوب مدنی

سوال: ایک حاجی کو حالت احرام میں زخم لگا انہوں نے خوشبو دار لوشن لگالیا پھر اسی وقت دوسرا زخم لگا تو پھر خوشبو دار مرہم استعمال کیا تو کیا دو دم دینے ہوں گے ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر کسی نے زخم پر خوشبو دار دوا لگائی اور وہ پورے عضو کو لگ گئی یا پورے عضو کو نہ لگی مگر بہت زیادہ خوشبو ہو گئی تو اس پر دم لازم ہے، اب اگر پہلے زخم کے بعد دوسرے کے ساتھ بھی ایسا معاملہ ہوا تو اگر پہلا زخم صحیح ہونے سے پہلے دوسرے زخم پر لگائی تو ایک ہی دم لازم ہے اور اگر پہلے کے صحیح ہو جانے کے بعد دوسرے پر مذکورہ طریقہ پر خوشبو دار دوا لگائی تو دوسرا دم بھی لازم ہو گا۔ بحر الرائق میں ہے:" وان داوی قرحة بدواء فیه طیب ثم خرجت قرحة اخری فداواها مع الاولی فلیس علیه الا کفارة مالم تبرا الاولی "یعنی: اگر کسی نے زخم پر خوشبو دار دوا لگائی پھر دوسرا زخم نکلا تو اس نے پہلے کے ساتھ اس کا علاج کیا تو اس پر ایک ہی کفارہ ہے جب تک پہلا صحیح نہ ہو جائے۔ (بحر الرائق، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، جلد 3، صفحہ 4، دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 16 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2480

محرم نے ٹوٹا ہوا ناخن نکال دیا

سائل: بنت اسلم

سوال: اگر حالت احرام میں ناخن خود ٹوٹ جائے اور محرم اس کو الگ کر دے تو کیا دم ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر محرم کا ناخن ٹوٹ کر ساتھ لگا رہا اور اس نے اس کو جدا کر دیا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں۔ عالمگیری میں ہے: "انکسر ظفر المحرم وتعلق فاخذہ فلا شئی علیہ کذا فی الکافی" یعنی: محرم کا ناخن ٹوٹا اور معلق رہا پھر اسے نکال دیا تو اس پر کچھ نہیں ایسا ہی کافی میں ہے۔"

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب الجنایات، جلد 1، صفحہ 269، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

18 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 16 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2476

حج کی قربانی کے روزے کی نیت

سائل: ام قیصر

سوال: میرے پاس حج کی قربانی کی قدرت نہیں تھی میں اس کے کفارے کے روزے رکھ رہی تھی تیسرے روزے میں میری آنکھ فجر کی اذان پر کھلی تو کیا میں اس وقت نیت کر سکتی تھی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کفارے کے روزوں میں رات سے نیت کرنا شرط ہے، لہذا طلوع فجر کے بعد نیت کرنے سے کفارے کا روزہ نہیں ہوگا۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: "ولا یجوز صومھا الا بنیۃ من اللیل کسائر الکفارات" یعنی: اور قربانی کی قدرت نہ ہونے کے سبب رکھے جانے والے روزوں کی نیت رات سے ہونا ضروری ہے تمام کفارات کی طرح۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الحج، باب القران، جلد 1، صفحہ 163، المطبعۃ الخیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 15 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2481

احرام میں موبائل پر فحش تصویر دیکھنا

سائل: سلیم شیخ

سوال: اگر حالت احرام میں کسی نے موبائل پر اجنبیہ عورت کی شرمگاہ دیکھی اور اس کی منی خارج ہوگئی تو کیا دم دینا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

موبائل پر اجنبیہ عورت کی شرمگاہ دیکھنا سخت ناجائز ہے اور حالت احرام میں اس کی شدت اور بڑھ جائے گی، ایسے شخص پر توبہ لازم ہے البتہ اس کے سبب اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں آئے گا مگر منی کے خروج سے احرام کی چادریں ناپاک ہوجائیں گی۔ جوہرہ نیرہ میں ہے: ”وان نظر الی فرج امراۃ بشھوۃ فامنی لا شئی علیہ “یعنی: اور اگر عورت کی شرمگاہ کی طرف نظر کی اور منی خارج ہوگئی تو اس پر کچھ نہیں۔

(جوہرہ نیرہ، کتاب الحج، باب الجنایات فی الحج، جلد 1، صفحہ 170، المطبعۃ الخیریہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

18 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ/ 16 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2475

حج کی قربانی پر قادر نہ ہو تو

سائل: عبد اللہ احسن

سوال: اگر کوئی شخص حج کی قربانی پر بالکل قادر نہ ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جس پر حج کے شکرانے کی قربانی واجب ہے، اگر وہ قربانی پر قدرت نہیں رکھتا تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ دس روزے رکھے، ان دس میں سے تین روزے احرام باندھنے کے بعد ایک شوال سے نو ذوالحجہ تک کبھی بھی مستقل یا الگ الگ رکھ سکتا ہے اور سات روزے تیرہ ذوالحجہ کے بعد چاہے مکہ میں رکھے یا گھر آکر اور افضل گھر لوٹ کر رکھنا ہے۔ عالمگیری میں ہے: "وان کان معسرا لایجد ثمن الھدی فانہ یصوم ثلاثۃ ایام فی الحج وانما یجوز لہ ان یصوم ثلاثۃ ایام بعد احرام العمرۃ الی یوم عرفۃ ولا یجوز قبل ذلک ولا بعد یوم عرفۃ والافضل ان یصوم ھذہ الایام الثلاثۃ یوم عرفۃ و یوم الترویۃ ویوما قبلھا حتی یکون آخرھا یوم عرفۃ۔۔ثم یصوم سبعۃ ایام بعد ما مضت ایام التشریق "یعنی: اور اگر تنگ دست ہو کہ قربانی کی قیمت موجود نہیں تو وہ تین دن کے روزے حج کے دنوں میں رکھے گا اور محض تین دن کے روزے رکھنا عمرہ کے احرام کے بعد عرفہ تک جائز ہے نہ ایام حج سے پہلے نہ عرفہ کے بعد رکھ سکتا ہے اور افضل یہ ہے کہ یہ روزے سات، آٹھ اور نو کو رکھے یہاں تک کہ آخری روزہ یوم عرفہ کو ہو۔۔۔ پھر سات روزے ایام تشریق گزرنے کے بعد رکھے۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب القران والتمتع، جلد 1، صفحہ 264، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 15 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2484

حلق کے لئے مشین کا استعمال

سائل: محمد ریحان

سوال: کیا حلق کے لئے مشین استعمال کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی کے بال ایک پورے کے برابر ہوں تب تو مشین لگانے سے وہ احرام سے باہر آجائے گا کہ حلق اگرچہ نہیں پایا گیا مگر تقصیر پائی گئی لیکن اگر بال ایک پورے سے کم ہوں تو چونکہ احرام سے باہر آنے کے لئے حلق ضروری ہے اور حلق کا مطلب چوتھائی سر کے بالوں کو زائل کرنا ہے اور مشین میں بال مکمل زائل نہیں ہوتے لہذا صرف مشین لگانے سے وہ احرام سے باہر نہیں آئے گا جب تک چوتھائی بال پر استرا پھیر کر بالوں کو زائل نہ کر دے۔ مفتی علی اصغر صاحب لکھتے ہیں: ”عرفِ عام میں حلْق کے معنی ہیں گنجا ہونا جو کہ عام طور پر اُسترے کے ذریعے ہوا جاتا ہے۔ اگر کسی نے اُسترہ استعمال کیے بغیر ہی حلق کی طرح بال مکمل صاف کر لیے، مثلاً: کوئی پاؤڈر استعمال کیا یا اُسترے کے بجائے پتھر کے ذریعے بال صاف کیے یا نوچ نوچ کر بال صاف کیے، تو بھی حلق کرنا پایا جائے گا، البتہ عام مشین کے ذریعے بال دور کرنا حلق نہیں کہلائے گا، کیونکہ حلق کی جو تعریف بیان کی گئی ہے، وہ اس طرح کی مشین سے بال صاف کرنے پر صادق نہیں آتی، البتہ ایسی مشین استعمال کی جو بال اُکھیڑتی ہو، تو جُدا گانہ بات ہے اور بال نوچنے کا حکم بیان ہو چکا ہے۔“ (27 واجبات حج اور تفصیلی احکام، صفحہ 94، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

21 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 19 مئی 2025ء

سائل: فرمان رضا

احرام میں سر پر برف کے ٹکڑوں کی تھیلی

فتوی نمبر: 2490

سوال: حالت احرام میں گرمی کی وجہ سے سر پر رکھنے کے لئے برف کی ٹکڑوں کی تھیلی دی جاتی ہے کیا وہ سر پر رکھ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حالت احرام میں سر پر برف کے ٹکڑوں کی تھیلی رکھنا جائز ہے کیونکہ یہ لبس معتاد یا ستر معتاد نہیں اور یہ مثل طشت وبرتن ہے جس کو حالت احرام میں سر پر اٹھانے کی فقہانے اجازت دی ہے۔ المسالک میں ہے: "فان غطی راسہ بشیء مما لا یلبسہ الناس عادۃ کاجانۃ او عدل او طاسۃ او مکتل وما اشبہ ذلک فلا شیء علیہ لانہ لا یقصد بہ تغطیۃ الراس وانما یقصد بہ الحمل وغیرہ" یعنی: اگر محرم نے سر کو ایسی چیز سے چھپایا جس کو عادت کے طور پر لوگ نہیں پہنتے جیسا کہ کپڑے دھونے کا برتن یا بوری یا پیتل یا تانبے کا پانی پینے کا برتن، ماپنے والا پیمانہ، یا پھر ایسی کوئی دوسری چیز تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں کیونکہ اس سے مقصود سر چھپانا نہیں ہوتا بلکہ ان کو اٹھانا یا کچھ اور مقصود ہوتا ہے۔

(المسالک فی المناسک، فصل فی تغطیۃ الراس، جلد 1، صفحہ 712، شرکۃ دار البشائر الاسلامیۃ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 20 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2488

عاجز شخص نے حج بدل کروایا پھر صحت مند ہو گیا

سائل: غلام محی الدین

سوال: اگر کسی عاجز شخص نے حج بدل کروایا پھر بعد میں صحیح ہو گیا تو کیا اب اس کو دوبارہ حج کرنا پڑے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کوئی شخص حج سے عاجز تھا اور اس نے حج بدل کروایا بعد میں وہ خود حج پر قادر ہو گیا تو حج بدل باطل ہو جائے گا اب اس کو خود حج کرنا ہوگا۔ تبیین الحقائق میں ہے: "لو احج عن نفسہ وھو مریض یکون مراعی فان مات بہ اجزاہ وان تعافی بطل" یعنی: اگر مرض کی حالت میں حج بدل کروایا تو اسی رعایت دی گئی ہے اگر اسی میں مر گیا تو یہ حج کفایت کرے گا اور صحت مند ہو گیا تو باطل ہو گیا۔

(تبیین الحقائق، کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، جلد 2، صفحہ 85، المطبعۃ الکبری)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 20 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2487

اگر صحیح شخص نے حج بدل کروایا پھر عاجز ہو گیا

سائل: احمد شریف

سوال: اگر کسی تندرست شخص نے لاعلمی میں حج بدل کروادیا پھر وہ واقعی عاجز ہو گیا تو کیا وہ حج بدل کفایت کرے گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی تندرست شخص نے اپنی طرف سے حج بدل کروایا بعد میں وہ عاجز آگیا کہ اب حج بدل کروانا صحیح ہوتا تو بھی وہ حج بدل جو حالت تندرستی میں کروایا گیا کفایت نہیں کرے گا۔ عالمگیری میں ہے: "فان احج الرجل الصحیح عن نفسہ رجلا ثم عجزلم تجزئہ الحجۃ کذا فی السراج الوھاج" یعنی: اگر کسی تندرست شخص نے اپنی طرف سے کسی کو حج بدل کروایا پھر وہ عاجز ہو گیا تو وہ حج بدل اس کو کفایت نہیں کرے گا ایسا ہی سراج وہاج میں ہے۔ (عالمگیری، کتاب المناسک، باب الحج عن الغیر، جلد1، صفحہ 283، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 20 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2486

مرض کی وجہ سے احصار

سائل: فاروق خان

سوال: کیا مرض کی وجہ سے بھی احصار کی صورت پائی جاتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

اگر محرم ایسا بیمار ہو جائے کہ چلنے اور سوار ہونے کی قدرت ہی نہ رہے تو وہ بھی محصر ہے، اب وہ حرم میں قربانی کرکے احرام سے باہر آسکتا ہے۔ عالمگیری میں ہے: "المحصر من احرام ثم منع عن مضی فی موجب الاحرام سواء کان المنع من العذر او المرض۔۔۔ وحد المرض الذی یثبت به الاحصار عندنا ان یقعده عن الذهاب والرکوب" یعنی: محصر وہ ہے جس نے احرام باندھا پھر احرام کے لوازمات کو پورا کرنے سے روک دیا گیا برابر ہے کہ مانع عذر ہو یا مرض وغیرہ۔۔ اور جس مرض سے احصار ثابت ہوتا ہے ہمارے نزدیک وہ یہ ہے کہ چلنے اور سوار ہونے سے عاجز آجائے۔

(عالمگیری، کتاب المناسک، باب الاحصار، جلد1، صفحہ 281، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 20 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2496

طواف میں سینہ کعبہ کو کرنا

سائل: محمد جان مدنی

سوال: اگر کسی نے طواف میں سینہ کعبہ کو کیے رکھا تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طواف کے واجبات میں سے تیامن یعنی خود کعبہ کی سیدھی طرف ہونا اور کعبہ کو بائیں طرف رکھنا، لہذا اگر کسی نے پورے طواف میں یا اکثر چکروں میں کعبہ کو سینہ کئے رکھا تو جب تک مکہ میں ہے اعادہ واجب ہے اور مکہ سے باہر ہو گیا تو دم لازم ہو گا۔ فتاوی حج وعمرہ میں ہے: "دوران طواف کعبہ اللہ سینہ کرنا یا پیٹھ کرنا حرام ہے اور جو فاصلہ اس حال میں طے ہو گا اس طواف میں شمار نہیں کیا جائے گا، لہذا اس کا اعادہ لازم ہو گا، اور اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم۔"

(فتاوی حج وعمرہ، جلد 4، صفحہ 55، جمعیت اشاعت اہلسنت)

الاختیار میں ہے: "لو طاف منکوسا او اکثرہ اعاد ما دام بمکۃ فان لم یعد فعلیہ دم" یعنی: اگر پورا طواف منکوس (کعبہ کو سیدھی طرف رکھ کر کیا) یا اس کا اکثر حصہ تو اعادہ کرے جب تک مکہ میں ہے پھر اگر اعادہ نہ کیا تو اس پر دم ہے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الحج، فصل دخول مکۃ، جلد 1، صفحہ 154، مطبعۃ الحلبی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

24 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 22 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2497

حطیم میں مزارات ہیں تو نماز پڑھنا

سائل: شاہزیب قادری

سوال: حطیم میں مزارات ہیں تو وہاں نماز پڑھنا کیسے جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حطیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کے علاوہ ستر انبیاء کرام کے مزارات ہیں اور وہاں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ایک تو ان قبروں کا تعین نہیں کہ قبر کس جگہ پر ہے، دوسرا یہ کہ مزارات کا ہونا دلیل قطعی سے ثابت نہیں اور تیسرا یہ کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں لہذا اس میں کوئی حرج نہیں۔ حاشیہ ضیاء الابصار میں ہے: ”لا یخفی ان عدم کراھۃ الصلاۃ فیہ لعدم تحقق موضع القبور فیہ، ولان ذلک لا یثبت بدلیل قطعی، ثم رایت نحوہ فی حاشیۃ الایضاح لابن الحجر وذکر فیھا ایضا ان الصلاۃ لا تکرہ فی مقبرۃ الانبیاء لانھم احیاء“ ترجمہ: حطیم میں نماز مکروہ نہ ہونا کچھ مخفی نہیں کیونکہ اس میں قبروں کی جگہوں کا تعین نہیں اور اس لئے کہ یہ دلیل قطعی سے ثابت نہیں پھر میں نے ایسا ہی حاشیہ الایضاح میں دیکھا جو ابن حجر کی کتاب ہے اور اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ انبیاء کرام کے مقبروں میں نماز مکروہ نہیں اس لئے کہ وہ زندہ ہیں۔

(حاشیہ ضیاء الابصار علی منسک الدر المختار، کتاب الحج، طواف القدوم، صفحہ 101،100، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 22 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2499

تیرہ ذوالحجہ کی غروب کے بعد عمرہ

سائل: جمیل قادری

سوال: تیرہ ذوالحجہ تک عمرہ منع ہوتا ہے تو کیا تیرہ کی غروب آفتاب کے بعد عمرہ کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سال میں پانچ دن ایسے ہیں جس میں عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں، یوم عرفہ یعنی 9 ذوالحجہ، یوم نحر یعنی 10 ذوالحجہ اور ایام تشریق یعنی 11، 12، 13 ذوالحجہ الحرام، 13 تاریخ کو سورج ڈوبنے کے بعد چونکہ 14 ذوالحجہ شروع ہو جائے گی لہذا 13 کو مغرب کے بعد عمرہ کا احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لباب المناسک میں ہے: ”انھا تکرہ فی خمسۃ ایام یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق مع الصحۃ“ یعنی: یہ کہ عمرہ پانچ دنوں میں مکروہ ہے یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق اس کے وقوع کے صحیح ہونے کے ساتھ۔

(لباب المناسک، باب العمرۃ، صفحہ 277، دار قرطبہ)

فتاوی حج و عمرہ میں ہے: ”یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) اور اس کے بعد چار روز 10، 11، 12، 13 سے غروب آفتاب تک حاجی کے لئے عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔“ (فتاوی حج و عمرہ، جلد 1، صفحہ 31، جمعیت اشاعت اہلسنت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 26 مئی 2025ء

نکاح/طلاق

فتوی نمبر: 2451

واٹس ایپ پر تین طلاق

سائل: واحد بخش مدنی

سوال: کیا واٹس ایپ پر یا میسج کے ذریعے تین طلاقیں ہو جاتی ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس طرح زبان سے طلاق کے الفاظ ادا کرنے سے طلاق واقع ہوتی ہے اسی طرح ایسی چیز پر طلاق لکھنے سے بھی ہو جاتی ہے جس کو سمجھنا اور پڑھنا ممکن ہو۔ واٹس ایپ کا ٹیکسٹ اور میسج بھی تحریر ہی کے حکم میں ہے، لہذا اگر کسی نے اپنی مدخولہ یا جس کے ساتھ خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو واٹس ایپ پر مرسومہ یعنی نام و عنوان کے ساتھ تین طلاقیں دیں مثلا کہا کہ میں فلاں بن فلاں اپنی زوجہ فلانہ بنت فلاں کو تین طلاقیں دیتا ہوں تو تینوں واقع ہو جائیں گی۔ واٹس ایپ کال یا آڈیو کلپ پر اگر صرف اتنا کہا کہ میں نے تمہیں تین طلاقیں دیں تو فقط اتنا کہنے سے بھی تین ہو جائیں گی۔ فتاوی ھندیہ میں ہے: "الکتابة علی نوعین مرسومة و غیر مرسومه و نعني بالمرسومه ان یکون مصدرا و معنونا مثل ما یکتب الی الغائب و غیر المرسومة ان لا یکون مصدرا و معنونا و هو علی وجهین مستبینه و غیر مستبینه فالمستبینه ما یکتب علی الصحیفة و الحائط و الارض علی وجه یمکن فهمه و قراءته و غیر المستبینه ما یکتب علی الهواء والماء وشئی لا یمکن فهمه و قراءته ففي غیر المستبینة لا یقع الطلاق وان نوی و ان کانت المستبینه لکنها غیر مرسومه ان نوی الطلاق یقع و الا فلا و ان کانت مرسومة یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومه لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقع الطلاق و تلزمها العدة من وقت الکتابة" ترجمہ: تحریری طلاق کی دو قسمیں ہیں مرسومہ اور غیر مرسومہ اور مرسومہ سے ہماری مراد یہ ہے کہ نام وغیرہ سے ابتدا کرے اور عنوان ڈالے جیسے کسی دور گئے ہوئے شخص کو خط لکھا جاتا ہے اور غیر مرسومہ وہ جس میں نام اور عنوان نہ ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں مستبینا اور غیر مستبینا، مستبینہ وہ جو کاغذ، دیوار یا زمین پر اس طرح لکھا جائے کہ اس کو پڑھنا اور سمجھنا ممکن ہو اور غیر مستبینہ وہ جو ہوا پانی یا ایسی چیز پر لکھا جائے جس کا سمجھنا اور پڑھنا ممکن نہ ہو تو غیر مستبینہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ طلاق کی نیت ہو، اور اگر مستبینہ غیر مرسومہ ہو تو اگر طلاق کی نیت ہو گی تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں، اور اگر مرسومہ ہو تو طلاق کی نیت ہو یا نہ ہو طلاق واقع ہو جائے گی پھر مرسومہ کی یہ صورت ہو گی کہ شوہر (شرط سے مقید کیے بغیر) یوں لکھ کر بھیجے کہ تجھے طلاق ہے تو جس وقت تحریر لکھی اسی وقت طلاق واقع ہو جائے گی اور اسی وقت سے عدت لازم ہو جائے گی۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، کتاب الطلاق، باب فی ایقاع الطلاق، صفحہ 414، دار الکتب العلمیہ)

فیصلہ جات شرعی کونسل میں ہے: "ایس ایم ایس SMS کی تحریریں کتاب وخط کے حکم میں ہیں۔" (ساتواں سیمینار، 2010، انٹرنیٹ وٹیلیفون وغیرہ سے بیع وشراء کا حکم)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2449

شادی میں سونا دے کر واپس لینا

سائل: محمد عبد اللہ

سوال: شادی جو کہ 2007 میں ہوئی لڑکے کے والد نے لڑکی کو جو کہ اس کی بھانجی تھی 50 تولہ سونا دیا مگر کچھ مہینوں بعد طلاق ہونے پر واپس لے لیا اب والد کے انتقال کے بعد 2025 میں لڑکے کو احساس ہوا ہے کہ والد کو واپس نہیں لینا چاہیے تھا اس نے اپنی بہن کو کہا کہ اس کو 50 تولہ سونا کی رقم واپس کر دو تو کیا ایسا کر سکتے ہیں اور کیا اس وقت کے حساب سے قیمت دینی ہوگی یا آج کے حساب سے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اگر کسی نے اپنی کوئی چیز کسی کو تحفہ میں دی اور جس کو دی اس نے اس پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا تو اب دوسرا شخص اس کا مالک ہو گیا، پھر اگر تحفہ سے واپسی کا کوئی مانع (رکاوٹ) ہو تو اب تحفہ واپس نہیں لیا جا سکتا اور ان رکاوٹوں میں ایک ذی رحم محرم کو تحفہ دینا ہے، ماموں اور بھانجی کا آپس میں رشتہ ذی رحم محرم کا ہے لہذا لڑکے کے والد کا اپنا دیا ہوا تحفہ واپس لینا جائز نہیں تھا اور والد کا قبضہ بطور غصب تھا اور کیونکہ سونا مثلی ہے تو ان پر یہ سونا اتنی ہی مقدار میں لوٹانا لازم تھا اور اب ان کا انتقال ہو گیا ہے تو یہ واپس کرنا بطور تاوان ان پر قرض تھا اور قرض کا حکم یہ ہے کہ تجہیز و تکفین کے بعد قرض کی ادائیگی تمام پر مقدم ہوتی ہے لہذا والد کا ترکہ میں سے اس کو اتنا ہی سونا واپس کرنا ہو گا چاہے اب اس کی قیمت کچھ بھی ہو۔ بیٹا اگر اپنی طرف سے والد کا یہ قرض اتارنا چاہے تو اتار سکتا ہے۔ بحر الرائق میں ہے: "فلو وھب لذی رحم محرم منہ لا یرجع فیھا" یعنی: تو اگر ذی رحم محرم کو ہبہ کیا تو رجوع نہیں کر سکتا۔

(بحر الرائق، کتاب الھبہ، باب الرجوع فی الھبہ، جلد 7، صفحہ 500، دار الکتب العلمیہ)

بہار شریعت میں ہے: "ذی رحم محرم یعنی ایسا قریب کا رشتہ والا کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہو اور ایک عورت ہو تو نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو جیسے باپ، ماں، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، بھانجہ، بھانجی" (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 287)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2473

دو بھائیوں کا ماں اور بیٹی سے نکاح

سائل: قاری ناصر

سوال: دو بھائیوں میں سے ایک جس عورت سے نکاح کر رہا ہے دوسرا اسی عورت کی بیٹی سے نکاح کر رہا ہے کیا یہ نکاح درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دو بھائیوں میں سے ایک کا نکاح ماں سے اور دوسرے بھائی کا اس کی بیٹی سے کرنا جائز ہے جبکہ حرمت کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔ قرآن پاک میں حرام کی گئی عورتوں کے ذکر کے بعد فرمایا: " وَاُحِلَّ لَکُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِکُمۡ " ترجمہ: اور ان عورتوں کے علاوہ سب تمہارے لئے حلال ہیں (کہ ان سے نکاح کر سکتے ہو) (النساء: 24)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

16 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 14 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2483

اگر تو میکے گئی تو تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے

سائل: راجا فاضل

سوال: میں نے اپنی بیوی کو غصہ میں یہ کہا کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر میکے گئی تو تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے اب کیا حکم ہے؟ نوٹ: میری شادی کو 4 سال ہو گئے اور ہمارے دو بچے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

معلوم کی گئی صورت میں آپ کی بیوی کو دو طلاقیں رجعی واقع ہو چکی ہیں اور ایک طلاق معلق ہے یعنی اب آپ کی بیوی آپ کی اجازت کے بغیر میکے گئی تو تیسری طلاق بھی واقع ہو جائے گی، وجہ یہ ہے کہ مدخولہ بیوی کو بغیر حرف عطف (مثلا اردو میں لفظ اور) کے طلاق کے الفاظ بولے تو صرف ایک معلق ہوتی ہے باقی فورا نافذ ہو جاتی ہیں، آپ نے چونکہ لفظ اور کا استعمال نہیں کیا لہذا دو طلاقیں فورا واقع ہو گئیں اور ایک معلق ہو گئی۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "وان کانت مدخولۃ فالاول معلق بالشرط والثانی والثالث یقعان فی الحال" یعنی: اگر مدخولہ ہو تو پہلی معلق ہو گی شرط کے ساتھ اور دوسری اور تیسری فورا واقع ہو جائیں گی (جبکہ شرط مقدم ہو اور شرط مؤخر ہو پہلی دوسری واقع ہو گی اور تیسری معلق)۔" (جد الممتار، جلد 5، صفحہ 66، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

21 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 19 مئی 2025ء

قسم
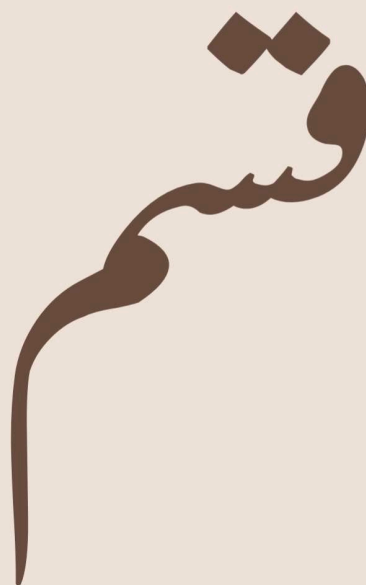
سائل: زینت شیخ

میسج پر قسم

فتوی نمبر: 2492

سوال: اگر کسی نے میسج پر لکھ کر بھیجا کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ آج کے بعد تم سے کوئی رابطہ نہیں کروں گا تو کیا قسم ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس طرح زبان سے قسم کے الفاظ کہنے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے اسی طرح لکھنے سے بھی ہو جاتی ہے اور موبائل پر میسج لکھنا یہ تحریر ہی کی جدید صورت ہے لہذا سوال میں ذکر کیے گئے جملہ سے قسم منعقد ہو جائے گی۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "القلم احد اللسانین جو زبان سے کہے پر احکام ہیں وہی قلم پر۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 14، صفحہ 607، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "قسم کھائی کہ تم کو فلاں بات کی خبر نہیں دوں گا اور لکھ کر بھیج دیا، تو قسم ٹوٹ گئی۔"

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 343، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 21 مئی 2025ء

قربانی

فتوی نمبر: 2493

بکرے کا زندہ ہونا یقینی نہیں

سائل: عبد الماجد

سوال: ہمارے پاس ایک بکرا تھا اس کو کرنٹ لگا اور ہم نے ذبح کر دیا ذبح کے وقت اس نے حرکت نہیں کی اور خون نکلا مگر وہ ایسا نہیں تھا جیسے عموما نکلتا ہے ہمیں پتا نہیں وہ زندہ تھا یا نہیں تو اب جانور حلال ہوا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اگر جانور کے زندہ ہونے کا یقین نہیں تھا اور ذبح کر دیا تو چند علامتوں کے ذریعے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ ذبح کے وقت وہ زندہ تھا یا نہیں۔ اگر ذبح کے وقت حرکت پیدا نہ ہوئی مگر خون نکلا اور وہ ایسا تھا جیسے زندہ جانور میں ہوتا ہے تو حلال ہے ورنہ نہیں، اسی طرح حرکت کی مگر ذبح کے بعد اس نے منہ کھول دیا تو حرام ہے بند کر لیا تو حلال، آنکھیں کھول دیں تو حرام، بند کر دیں تو حلال، پاؤں پھیلا دیے تو حرام، سمیٹ لئے تو حلال۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "بکری ذبح کی اور خون نکلا مگر اوس میں حرکت پیدا نہ ہوئی اگر وہ ایسا خون ہے جیسے زندہ جانور میں ہوتا ہے حلال ہے۔ بیمار بکری ذبح کی صرف اوس کے مونھ کو حرکت ہوئی اور اگر وہ حرکت یہ ہے کہ مونھ کھول دیا تو حرام ہے اور بند کر لیا تو حلال ہے اور آنکھیں کھول دیں تو حرام اور بند کر لیں تو حلال اور پاؤں پھیلا دیے تو حرام اور سمیٹ لیے تو حلال اور بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوگئے تو حلال یعنی اگر صحیح طور پر اوس کے زندہ ہونے کا علم نہ ہو تو ان علامتوں سے کام لیا جائے اور اگر زندہ ہونا یقینا معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا بہر حال جانور حلال سمجھا جائے گا۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، ذبح کا بیان، صفحہ 314، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

23 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 21 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2494

سائل: ثاقب مدنی

فقیر کا جانور گم ہو گیا پھر قربانی کے دنوں کے بعد ملا

سوال: فقیر شرعی نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا اور وہ گم گیا اور وہ ایام قربانی گزرنے کے بعد ملا تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فقیر شرعی نے اگر قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہوتی ہے اور قربانی ایام قربانی میں ہی کرنا ضروری ہے، اگر قربانی کے دن گزر جائیں تو اب اس جانور کو زندہ صدقہ کرنا ہو گا لہذا اس فقیر شرعی کے لئے حکم یہی ہے کہ وہ اس جانور کو زندہ صدقہ کر دے۔ عالمگیری میں ہے: "کان المضحی فقیرا وقد اشتری شاۃ بنیۃ الاضحیۃ فلم یفعل حتی مضت ایام النحر تصدق بھا حیۃ" قربانی کرنے والا فقیر ہو اور اس نے قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہو پھر قربانی نہ کی یہاں تک کہ ایام نحر گزر گئے تو اس کو زندہ صدقہ کر دے۔ (عالمگیری، کتاب الاضحیۃ، الباب الرابع فیما یتعلق بالمکان والزمان، جلد 5، صفحہ 296، الکبری الامیریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 22 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2495

فقیر نے عیب دار جانور خرید لیا

سائل: حماد مدنی

سوال: فقیر نے ایسا جانور خریدا جو عیب دار تھا اور عیب بھی ایسا تھا جس سے قربانی نہیں ہوتی تو اب وہ کیا کرے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فقیر شرعی نے اگر ایسا عیب دار جانور خریدا جس سے قربانی ناجائز ہوتی ہے اور یہ عیب قربانی کے وقت تک باقی رہا تو بھی فقیر کو اجازت ہے کہ اسی کی قربانی کرلے کیونکہ فقیر پر شرعا قربانی واجب نہیں ہوتی بلکہ قربانی کی نیت سے جانور خریدنے پر وہ جانور متعین ہو جاتا ہے۔ درمختار میں ہے: "وکذا لو کانت معیبة وقت الشراء لعدم وجوبھا علیہ" یعنی: اسی طرح فقیر کی قربانی جائز ہو جائے گی اگر جانور خریداری کے وقت ہی عیب دار ہو اس پر قربانی واجب نہ ہونے کی وجہ سے۔ (درمختار، کتاب الاضحیۃ، جلد 5، صفحہ 539، دار المعرفہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 22 مئی 2025ء

خواتین کے مسائل

فتوی نمبر: 2426

غسل فرض ہونے کے بعد نفاس

سائل: اعجاز احمد

سوال: رات کو عورت پر غسل فرض ہوا اور صبح اس کے ہاں بچے کی ولادت ہو گئی تو اب غسل کرنا کب ضروری ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوہاب اللھم ہدایۃ الحق والصواب

غسل فرض ہونے کے بعد اگر عورت کو نفاس آگیا تو اب اس پر فورا غسل کرنا لازم نہیں، جب اس کا نفاس ختم ہو گا تب اس پر غسل فرض ہو گا البتہ غسل فرض ہونے کے بعد اور نفاس سے پہلے کوئی نماز بلا عذر چھوڑی تھی تو گناہ گار ہوئی۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ” عورت جنب ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حَیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہا لے یا بعد حَیض ختم ہونے کے۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 325، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

27 شوال المکرم 1446ھ / 26 اپریل 2025ء

جائز / ناجائز

فتوی نمبر: 2403

پارٹی کو چیک واپس کر کے کیش لینا

سائل: جاوید عالم

سوال: ہم جب کسی پارٹی سے مال لیتے ہیں تو اس کو ایک ہفتے کا چیک دے دیتے ہیں بعض اوقات اس کو پہلے پیسوں کی ضرورت پڑ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے مجھے کیش دے دو اور میں مزید اتنا ڈسکاؤنٹ کرتا ہوں ایسا کرنا کیسا وہ ہمیں ہمارا ہی چیک واپس کرتا ہے کسی اور کا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس سے آپ نے مال خریدا اس کو آپ ایک ہفتے کا چیک دیتے ہیں اور وہ کچھ دنوں بعد وہی چیک لا کر دے اور کیش مانگے اور اپنی خوشی سے ڈسکاؤنٹ بھی کر دے تو اس میں شرعا کوئی حرج نہیں کیونکہ مال بیچنے والا ثمن میں کمی کر دے تو کر سکتا ہے چاہے ثمن پر قبضہ سے پہلے ہو یا بعد لیکن یاد رہے کہ وہ چیک آپ کا ہی ہونا چاہیے، اگر کسی اور پارٹی کا چیک دے کر کیش مانگے گا اور ڈسکاؤنٹ کرے گا تو یہ ناجائز ہے۔ در مختار میں ہے: "وصح الحط منه ولو بعد هلاك المبيع قبض الثمن" یعنی: اور ثمن میں کمی کر دینا صحیح ہے اگرچہ مبیع کے ہلاک ہونے کے بعد ہو یا ثمن پر قبضہ ہونے کے بعد۔ (شامی مع در، جلد 7، صفحہ 396)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2404

بروکر کا کیش کا مطالبہ کرکے کچھ رقم دینا

سائل: اکبر خان

سوال: ہم بروکر سے مال خریدتے ہیں اور اس کو چیک میں پے مینٹ کرتے ہیں کبھی اس کو پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ چیک مجھ سے لے لو اور کچھ پیسے کم کرکے مجھے کیش دے دو ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بروکر کا ایسا کرنا شرعا جائز نہیں کیونکہ یہ قرض کی بیع (بیچنا) ہے اور قرض کی بیع غیر مدیون یعنی جس پر وہ قرض نہیں اس کے ساتھ کرنا باطل ہے۔ فتاوی رضویہ میں شامی کے حوالہ سے ہے: "قرض کی بیع اس شخص کے ہاتھ کرنا جس پر وہ قرض نہیں ہے باطل ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 26، صفحہ 364)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر:2401

مرد کو گولڈ میڈل پہنانا

سائل: احمر شاہ

سوال: مرد کو گولڈ میڈل پہنانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد کو گولڈ کا میڈل پہنانا یا اس کا پہننا حرام ہے کہ مرد پر سونا چند صورتوں کے علاوہ مطلقا حرام ہے اور گولڈ کا میڈل پہننا ان صورتوں میں نہیں۔ گولڈ کا میڈل خالص سونے کا ہوتا ہے اور اس میں اصل میڈل ہی ہوتا ہے جو سونے کا ہوتا ہے، ہاں اگر پہنایا نہ جائے اور ہاتھ میں دے دیا جائے تو جائز ہے۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "کوئی مستقل چیز بالکل مغرق یا ایسے گھنے کام کی ہو کہ مغرق معلوم ہو تو بھی ناروا اگرچہ خود اس کی ہستی ایک ہی انگل عرض کی ہو کہ یہ اگرچہ قلیل ہے مگر تابع نہیں۔ جیسے ریشم یا لچکے پٹھے کے تعویذ یا ریشمی کمر بند یا جوتے کی اڈیوں پنجوں پر مغرق کام یا ریشم یا سونے چاندی کے کام سے مغرق ٹوپی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ 133)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2407

ڈرامہ یا فلم میں معاونین افراد کی آمدنی

سائل: احمد زیب

سوال: فلم یا ڈرامہ میں اسٹوڈیو کی سجاوٹ کرنے والا اور سیٹ کی صفائی کرنے والا اسی طرح مردوں کا میک اپ کرنے والا اور کردار کے پیچھے اپنی آواز ریکارڈ کروانے والے کی آمدنی کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

فلم اور ڈرامہ میں اسٹوڈیو کی سجاوٹ اور سیٹ کی صفائی کرنے والے، مردوں کا میک اپ کرنے والے کی آمدنی حلال ہے جبکہ وہ ان کاموں میں معاونت کی نیت نہ کرے بس اپنے کام کی اجرت لیتا ہو اور میک اپ میں کوئی غیر شرعی چیز استعمال نہ کرتا ہو۔ کردار کے پیچھے آواز ریکارڈ کروانے والا اگر غیر شرعی، غیر اخلاقی یا فحش گفتگو کرتا ہے تو اس کی آمدنی حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے: " وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ترجمہ: گناہ اور زیادتی پر آپس میں تعاون نہ کرو۔ (المائدہ: 2)

فتاوی رضویہ میں ہے: " بہر حال نفس اجرت کہ کسی فعل حرام کے مقابل نہ ہو، حرام نہیں، یہی معنی ہیں اس قول حنفیہ کے کہ "یطیب الاجر وان کان السبب حراما کما فی الاشباہ وغیرھا فاحفظ فانہ علم عزیز فی نصف سطر" ترجمہ: اجرت طیب ہوگی اگرچہ سبب حرام ہے، جیسا کہ الاشباہ وغیرہ میں ہے۔ اس کو محفوظ کرلو یہ آدھی سطر میں نادر علم ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 19، صفحہ 501)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2409

قانونی طور پر جگہ نام پر کرنا

سائل: حافظ ظفر

سوال: موجودہ دور میں سرکاری کاغذات میں بطور انتقال جو جائیداد کسی کے نام ہوتی ہے وہ قانونا تو ثبوت ملک کا ذریعہ ہے لیکن کیا شریعت میں یہ ملکیت ثابت ہو گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

شریعت میں ہبہ کی اپنی شرائط ہیں جب تک وہ نہیں پائی جائیں گی اس وقت تک دوسرا شخص اس چیز کا مالک نہیں کہلائے اگرچہ قانونی طور پر نام کروا بھی لی ہو بالخصوص جگہ کی حد بندی کر کے جس کو ہبہ کرنا ہے اس کو شرعی تقاضوں کے مطابق قبضہ دینا ضروری ہے۔ ہبہ کی شرائط یہ ہیں: ہبہ کرنے والا عاقل ہو، بالغ ہو، مالک ہو، جو چیز ہبہ کی جائے وہ موجود ہو، قبضہ بھی ہو، ایسا مشترک نہ ہو جس میں حصے ممتاز نہ ہوں، متمیز ہو اور مشغول نہ ہو۔ بہار شریعت میں ہبہ کی شرائط درج ذیل ہیں: " واہب کا عاقل ہونا، بالغ ہونا، مالک ہونا، نابالغ کا ہبہ صحیح نہیں اسی طرح غلام کا ہبہ کرنا بھی کہ یہ کسی چیز کا مالک ہی نہیں، جو چیز ہبہ کی جائے وہ موجود ہو اور، قبضہ میں ہو، مشاع نہ ہو، متمیز ہو، مشغول نہ ہو۔" (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 14، صفحہ 69)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2408

کاروبار کے لئے رقم دی اور کچھ حصہ مقرر کیا

سائل: بابر علی

سوال: میں نے ایک آدمی کو فرووٹ کے کاروبار کے لئے پیسے دیے اور کہا کہ گھر کے لئے کچھ فرووٹ دے دیا کرنا باقی نفع تم رکھ لینا کیا یہ جائز ہے۔ نوٹ: رقم کاروبار کے لئے قرض دی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی کو کاروبار کے لئے رقم قرض دے کر کچھ حصہ اپنے لئے مقرر کر لینا قرض پر مشروط نفع ہے جو کہ خالص سود ہے۔ فتاوی رضویہ میں قرض پر مشروط نفع کے حوالہ سے ہے: ”قطعی سود اور یقینی حرام و گناہ کبیرہ و خبیث و مردار ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 17، صفحہ 269)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

17 شوال المکرم 1446ھ / 16 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2410

کمپنی سے او پی ڈی لینے کے لئے جھوٹ

سائل: رانا طاہر

سوال: کچھ کمپنیاں اپنے ملازمین کو OPD کی مد میں پیسے کی سہولت دیتی ہیں کہ وہ علاج کروائیں اور سلپ جمع کروائیں تو کمپنی ان کو پے کرتی ہے اب بہت سارے لوگ جھوٹی پرچی بنوا کر کمپنی سے یہ پیسے لیتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کمپنی جو او پی ڈی کی مد میں ملازمین کو سہولت دیتی ہے یہ ان کے لئے مباح ہوتی ہے یعنی یہ ملازم یا بعض اوقات اس کے خونی یا قریبی رشتہ داروں کے علاج ہی لئے ہوتی ہے، یہ رقم سیلری کا حصہ نہیں ہوتی کہ ملازم کا اس پر حق ہو، لہذا اس سہولت میں ملنے والی رقم کے لئے جھوٹی ڈاکٹر کی پرچی بنوانا دھوکہ ہے جو کہ حرام ہے اور کمپنی سے اس طرح دھوکے سے رقم لینا دوسرا حرام ہے اور اس کو اپنے استعمال میں لینے والا جھنم کا حقدار ہے۔ حدیث پاک میں ہے: "لیس منا من غشنا" یعنی: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکہ دے۔

(مسلم، حدیث 1001)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

19 شوال المکرم 1446ھ / 18 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2417

نیوتا لکھنے والوں کی اجرت

سائل: محمد اسماعیل

سوال: ہمارے ہاں شادیوں میں نیوتا (لفافہ) دینے والوں کے لئے ایک بندہ بٹھایا جاتا ہے جو لکھتا ہے کہ کس نے کتنے دیے اور اس کو اس کے کام کی اجرت دی جاتی ہے تو یہ کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

نیوتا (لفافہ) دینے والوں کے نام اور رقم لکھنے کے لئے کسی کو اجرت پر رکھنا جائز ہے جبکہ اجرت پہلے سے طے ہو، یہ نہ ہو کہ جو جمع ہو گا اس میں سے کچھ دے دیا جائے گا، اس سے اجارہ فاسد ہو جائے گا، اسی طرح جس کو نیوتا دیا گیا ہے اس کی اجازت کے بغیر اسی میں سے اجرت دے دینا جائز نہیں۔ بدائع الصنائع میں ہے: "ومنها ان تكون المنفعة مقصودة يعتاد استيفاؤها بعقد الاجارة" یعنی: اجارہ صحیح ہونے کی شرائط میں سے ہے کہ منفعت ایسی مقصودہ ہو جس سے نفع اٹھانا عقد اجارہ میں عادۃً ملحوظ ہو۔ (بدائع الصنائع، جلد 4، صفحہ 192)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

24 شوال المکرم 1446ھ / 23 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2425

سائل: جاوید

باڈی بلڈر کا مسلز دکھانا

سوال: سوشل میڈیا پر باڈی بلڈر لوگ اپنے مسلز وغیرہ دکھاتے ہیں ان کا ایسا کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد کا ستر ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے، اگر باڈی بلڈر کا ستر چھپا ہوا ہے تو باڈی دکھانے میں گناہ تو نہیں مگر بلا ضرورت اپنے بدن کو اس طرح لوگوں پر ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ یاد رہے پروفیشنل لوگ تو ستر ظاہر کئے بغیر یہ کر ہی نہیں سکتے، البتہ عام افراد جو معمولی ورزش وغیرہ کرتے ہیں وہ اگر ستر کی حفاظت کرتے ہوئے ایسا کریں تو حرج نہیں۔ محیط میں ہے: "یجوز ان ینظر الرجل الی الرجل الا الی عورتہ وعورتہ ما بین سرتہ حتی یجاوز رکبتہ" یعنی: مرد کا مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کے علاوہ دیکھنا جائز ہے۔

(محیط برہانی، جلد 5، کتاب الاستحسان والکراھیۃ، فصل فیما یحل للرجل۔۔۔الخ، صفحہ 330، دار الکتب العلمیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

26 شوال المکرم 1446ھ / 25 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2427

روح اللہ نام رکھنا

سائل: نعمان رضا

سوال: روح اللہ نام رکھنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

روح اللہ، عیسی علیہ السلام کا لقب ہے اور اس لقب کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عیسی علیہ السلام کو اللہ پاک نے اپنی طرف سے ایک خاص روح فرمایا، چونکہ یہ وجہ کسی اور میں نہیں پائی جاتی اس لئے یہ نام نہ رکھا جائے۔ قرآن میں ہے: " اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ "ترجمہ: اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے۔ (النساء: 171)

سیرت الانبیاء میں ہے: "اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام کو اپنی طرف سے ایک خاص روح فرمایا، اس بنا پر آپ علیہ السلام کو روح اللہ بھی کہا جاتا ہے۔" (سیرت الانبیاء، صفحہ 793، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

27 شوال المکرم 1446ھ / 26 اپریل 2025ء

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

Fiqhi Masail Group

AL RAZA QURAN O FIQH ACADEMY

فتوی نمبر: 2431

بینک کارڈ پر کسٹمر کو ڈسکاؤنٹ دکاندار کو مکمل ادائیگی

سائل: محمد یوسف

سوال: ہماری موبائل کی شاپ ہے بینک والے ہمیں کہتے ہیں کہ آپ کے پاس کسٹمر اگر ہمارا ڈیبٹ کارڈ استعمال کرے تو اس کو ہم ڈسکاؤنٹ آفر کریں گے جتنا ڈسکاؤنٹ کسٹمر کو ملے گا اتنی قیمت بینک دکاندار کو اس کی طرف سے ادا کر دے گی مگر اس میں ہمیں اسی بینک کا اکاؤنٹ بنوانا پڑے گا تاکہ وہ رقم جو بینک بھرے وہ ہمارے اکاؤنٹ میں آسکے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی صورت شرعاً جائز ہے کہ یہ ایک طرح کا حوالہ ہے کہ اصل عقد تو بغیر ڈسکاؤنٹ والی قیمت پر ہی ہوتا ہے اور بینک جو اس کسٹمر کا مدیون (مقروض) ہے وہ اپنے دائن (کسٹمر) کو کہتا ہے کہ آپ اس دکان سے چیز خریدیں تو آپ کو اتنے فیصد ادائیگی کم کرنی ہے اور باقی رقم بینک اپنی جانب سے دکاندار کو ادا کر دیتا ہے اور یہاں دکاندار کو اس کی مکمل رقم ملتی ہے مزید کچھ اضافہ نہیں ملتا نہ ہی بینک کی یہ شرط ہے کہ دکاندار کے اکاؤنٹ میں کچھ رقم ہو، اس میں سود کا پہلو نہیں کہ اس طرح کی آفر میں عقد کے وقت یہ سہولت دینا طے نہیں ہوتا بلکہ بینک بعد میں اپنے اکاؤنٹ ہولڈر کو خود یہ آفر دیتا ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ” حوالہ جائز ہے مدیون کبھی دَین ادا کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور دائن کا تقاضا ہوتا ہے اس صورت میں دائن کو دوسرے پر حوالہ کر دیتا ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ مدیون کا دوسرے پر دَین ہے مدیون اپنے دائن کو اُس دوسرے پر حوالہ کر دیتا ہے کیوں کہ دائن کو اُس پر اطمینان ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اُس سے بآسانی مجھے وصول ہو جائے گا۔ بالجملہ اس کی متعدد صورتیں ہیں اور اس کی حاجت بھی پیش آتی ہے۔“ (بہار شریعت، جلد 2، حصہ 12، صفحہ 874)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

29 شوال المکرم 1446ھ / 28 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2437

جعلی نکاح نامہ بنوا کر دینا

سائل: حاشر مدنی

سوال: ایک کمپنی اپنے ورکز کو نکاح کے لئے رقم دیتی ہے اور یہ سیلری کا حصہ نہیں ایک سہولت ہے اب بعض لوگ جھوٹا نکاح نامہ بنواتے ہیں اور بعض اوقات قاضی کو بھی پتا ہوتا ہے تو دونوں کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ورکز کا جعلی نکاح نامہ بنوانا جھوٹ اور دھوکہ ہے جو کہ حرام ہے اور نکاح خواں کا جان کر جھوٹا نکاح نامہ بنوا کر دینا اس دھوکہ میں تعاون کی وجہ سے حرام ہے، اور اس پر ملازم کا کمپنی سے رقم لینا حرام اور قاضی کا عوض لینا بھی حرام۔ حدیث پاک میں ہے: "من غشنا فلیس منا" ترجمہ: جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

(مسلم، جلد 1، کتاب الایمان، باب من غش فلیس منا، صفحہ 99، حدیث 101، دار احیاء التراث)

اللہ پاک فرماتا ہے: "وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ (پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 2)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

02 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 30 اپریل 2025ء

فتوی نمبر: 2443

امام ضامن کی حقیقت

سائل: احمد رضا

سوال: امام ضامن کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام ضامن کی شریعت میں کوئی اصل اور حیثیت نہیں، زیادہ سے زیادہ یہ مباح یعنی جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ جس کو باندھا جارہا ہے اس کو دعاؤں سے نوازا جائے۔ ملفوظات اعلی حضرت میں امام ضامن کی حقیقت سے متعلق سوال کے جواب میں ہے: ”کچھ نہیں (یعنی اس کی کوئی اصل نہیں)۔“ (ملفوظات اعلی حضرت، حصہ 3، صفحہ 382، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

04 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 02 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2448

امتیاز کارڈ پر پوائنٹ

سائل: محمد جاوید

سوال: امتیاز اور اس جیسے دیگر اسٹورز پر خریداری کرنے پر کچھ پوائنٹس ملتے ہیں اور پھر جتنے پوائنٹس جمع ہو جائیں اتنی رقم کی خریداری کرنے کی سہولت ملتی ہے تو کیا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مختلف اسٹورز پر خریداری کرنے پر کچھ پوائنٹس ایک کارڈ میں جمع ہوتے رہتے ہیں اور پھر ان پوائنٹس کے برابر رقم کی خریداری اسی اسٹور سے کرنے کی سہولت دی جاتی ہے تو شرعا اس میں کوئی حرج نہیں، یہ بالکل جائز ہے کہ یہ اسٹور والوں کی طرف سے ایک انعام اور تحفہ ہوتا ہے، اس میں نہ کوئی رقم ضائع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے کہ جوا ہو اور نہ ہی قرض پر کوئی مشروط نفع ہوتا ہے کہ سود ہو، البتہ یہ یاد رہے کہ بعض جگہ ڈسکاؤنٹ کارڈ بیچے جاتے ہیں ان کی خرید و فروخت جائز نہیں کہ وہ مال نہیں۔ درر میں تحفہ کی تعریف میں ہے: ”هی تمليك عين بلا عوض“ یعنی: تحفہ کہتے ہیں کسی کو عین کبغیر عوض مالک بنانا۔

(درر شرح غرر، جلد 2، صفحہ 217، دار احیاء الکتب العربیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

ابوالبنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2466

مسلمان سے زبردستی جے شری رام کہلوانا

سائل: عبد اللہ قادری

سوال: بعض متشدد غیر مسلم مسلمانوں سے زبردستی جے شری رام کہلواتے ہین اور جو نہیں کہتا اس کو مارتے ہیں کیا مسلمان مجبورا یہ بول سکتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جے کا معنی کامیابی اور شری رام معبود باطل ہے، یہ غیر مسلموں کے ملاقات کا کلمہ اور نعرہ ہے جس میں ان کے معبود باطل کی تعظیم پائی جارہی ہے اور معبود باطل کی تعظیم کفر ہے۔ اگر تو غیر مسلم نے ایسا نہ بولنے پر قتل کی صحیح دھمکی دی اور گمان غالب ہے کہ اس کی بات نہ مانی تو وہ قتل کر دے گا یا جسم کا کوئی حصہ ضائع کر دے گا تو اس کلمہ کو برا سمجھتے ہوئے زبان سے بولنے کی اجازت ہے مگر افضل یہ ہے کہ جان دے دے مگر ایسا کلمہ نہ کہے اور اگر ایسی صورت نہیں تو ایسا کفریہ کلمہ کہنا جائز نہیں۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "جے بولنا طریقہ کفار ہے۔۔ پھر اگر معبودان کفار کی جے ہے تو کفر ہے"

(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ674)

اللہ پاک فرماتا ہے: "مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ" ترجمہ: جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے سوائے اس آدمی کے جسے (کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ (النحل:106)

تفسیر: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ حالتِ اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمہ ٔکفر کا زبان پر جاری کرنا جائز ہے جب کہ آدمی کو (کسی ظالم کی طرف سے) اپنی جان یا کسی عُضْو کے تلف ہونے کا (حقیقی) خوف ہو۔۔ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر ڈالا جائے تو اسے اجر ملے گا اور وہ شہید ہوگا۔۔ اگر کوئی شخص بغیر مجبوری کے مذاق کے طور پر یا علم نہ ہونے کی وجہ سے کلمہ ٔکفر زبان پر جاری کرے وہ کافر ہو جائے گا۔" (صرط الجنان، جلد5، صفحہ 387)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 12 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2464

قرض معاف کر دینے کے بعد دوبارہ مطالبہ کرنا

سائل: سید بخاری

سوال: ایک شخص نے کسی سے ادھار لیا قرض دینے والے نہ کہا کہ میں معاف کر دیا اب واپس مت دینا مگر کچھ دنوں بعد اس میں اپنے قرض کا مطالبہ کر دیا تو اب اس کا مطالبہ کرنا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرض دینے والا اگر اپنا قرض معاف کر دے تو اب وہ اپنے قرض کا مطالبہ نہیں کر سکتا، لہذا اس شخص کا معاف کر دینے کے بعد قرض کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ شرح مجلہ میں ہے: "وھو من الحقوق التی یحق لہ ان یسقطھا فلا یجوز لہ ان یرجع الی المدین ویطالبہ بالدین لان ذمتہ برئت من الدین باسقاط الدائن حقہ فیہ" یعنی: قرض معاف کرنا ان حقوق میں سے ہے کہ قرض خواہ اس کو ساقط کرنے کا حق رکھتا ہے لیکن قرض خواہ کے لئے قرض دار سے رجوع کرنا اور اپنے حق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں اس لئے کہ قرض دار قرض خواہ کے اپنے حق کو ساقط کرنے کے سبب ذمہ سے بری ہو گیا۔

(درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، المادۃ 51، جلد 1، صفحہ 54، دار عالم الکتب)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

13 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 11 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2470

Anti Hair Loss Lotion

سائل: وقار ملک

سوال: کیا گرتے بالوں کو روکنے کے لئے Anti hair Loss Lotion لگا سکتے ہیں اس میں الکوحل ہوتا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ہمارے زمانے میں کئی فقہانے دفع حرج کی وجہ سے الکوحل کا بیرونی استعمال جائز قرار دیا ہے لہذا گرتے بالوں کو روکنے کے لئے الکوحل والا لوشن لگانا جائز ہے۔ مفتی ہاشم صاحب لکھتے ہیں: "اس میں تفصیل یہ ہے کہ الکوحل اور اسپرٹ خمر نہیں ہیں اور خمر کے علاوہ نشہ آور مائع کی حرمت و نجاست میں اختلاف ہے، اوراس طرح کے مسائل میں جب کسی ایک قول پر فتویٰ دینے کی صورت میں امت حرج و تنگی میں پڑتی ہو تو دوسرے قول پر فتویٰ دینے کی رخصت ہوتی ہے چونکہ الکوحل کی نجاست کا حکم دینے میں آجکل امت کو سخت حرج کا سامنا کرنا پڑے گا کہ خارجی استعمال کی الکحل آمیز اشیاء میں مسلمانوں کی اکثریت مبتلا ہے اور عمومِ بلویٰ اور حرج اس طرح کے مسائل میں تخفیف کا تقاضا کرتے ہیں, لہٰذا الکوحل آمیز تمام اشیاء کے خارجی استعمال میں امامِ اعظم ابو حنیفہ اور ان کے شاگرد رشید امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے قول کے مطابق طہارت کا فتویٰ دینا ہی مصلحت کے مطابق اور اسی میں دفع حرج اور امت کے لئے آسانی ہے۔" (فتاوی اہلسنت، فتوی نمبر Lar:6090)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 13 مئی 2025ء

سائل: محمد خالد

حرام خور قربانی سے دور رہیں

فتوی نمبر: 2500

سوال: سوشل میڈیا پر ایک جملہ وائرل ہے کہ قربانی صرف حلال رقم پر ہوتی ہے، بہن بیٹی کا حصہ کھانے والے، رشوت خور اور حرام خور قربانی سے دور رہیں اس کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس میں کوئی شک نہیں کسی وارث کا حق کھانا حرام قطعی ہے، اسی طرح رشوت اور حرام روزی بھی سخت ناجائز و گناہ ہے لیکن اگر کسی کی آمدنی مخلوط ہے یعنی حرام و حلال دونوں ہیں یا کسی کے پاس حلال کی ذاتی رقم موجود ہے اور اس پر قربانی کی شرائط پائی جاتی ہیں تو اس کو قربانی کرنی ہوگی، سوال میں ذکر کئے گئے گناہوں کے سبب اسے قربانی سے نہیں منع کیا جائے گا، ممکن ہے اس نیک عمل کے صدقے وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرے البتہ کسی کی آمدنی مکمل حرام ہے اور اس کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں تو اس پر قربانی واجب نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: "من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا" ترجمہ: جو شخص وسعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا، جلد 2، صفحہ 1044، حدیث 3123، دار احیاء الکتب العربیہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 26 مئی 2025ء

وراثت

فتوی نمبر: 2450

بیوہ ماں دادا اور بیٹیوں میں وراثت

سائل: حافظ علی رضا

سوال: ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے وارثوں میں اس کی والدہ، بیوہ، دو بیٹیاں ہیں ایک بیٹے کا انتقال پہلے ہو گیا تھا اس کا ایک بیٹا حیات ہے میت کا والد فوت ہو گیا ہے دادا زندہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اگر یہ معلومات درست ہیں تو تجہیز و تکفین کے بعد قرض ہونے کی صورت میں اس کی ادائیگی سے بچ جانے والے مال میں وصیت ہونے کی صورت میں تہائی مال سے اس کو پورا کرنے کے بعد کل مال کے 27 حصہ ہوں گے جس میں سے بیوہ کو 3، ماں کو 4، دادا کو 4 اور بیٹیوں کو 16 حصے ملیں گے جس میں سے ہر بیٹی کے 8 حصے ہوں گے، بیٹا چونکہ میت سے پہلے فوت ہو چکا ہے اس لئے اس کا کوئی حصہ نہیں ہو گا کیونکہ وراثت کی شرائط میں سے ہے کہ وارث، مورث کے انتقال کے وقت زندہ ہو اور میت کا پوتا دادا کی موجودگی میں حصہ نہیں پاتا۔ قرآن میں ہے: " فَاِنۡ كُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَيۡنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ "ترجمہ: پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا دو تہائی حصہ ہو گا۔" وَلِاَبَوَيۡهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ "ترجمہ: اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہو گا۔" فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ تُوۡصُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ "ترجمہ: پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) (النساء:12)

مسئلہ از 24 بعد العول 27 میـــــــــــــــــــــــــت

بیوہ	2 بیٹیاں	ماں	دادا
ثمن	ثلثان	سدس	سدس
3	16	4	4

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

06 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 04 مئی 2025ء

متفرق

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

فتوی نمبر: 2457

سائل: احمد سلطان

کیا زبان سے توبہ کرنا ضروری ہے

سوال: جس طرح نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں تو کیا توبہ بھی دل سے ہونا کافی ہے یا زبان سے کہنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

زبان سے توبہ کرنا نہ ضروری ہے نہ ہی کافی بلکہ توبہ میں اصل ندامت ہے اور ندامت دل سے کسی چیز کو برا جاننے ہی کو کہتے ہیں، لہذا زبان سے چاہے توبہ کے کلمات کئی مرتبہ دہرا لے، اگر دل میں شرمندگی نہیں تو توبہ نہیں، نیز توبہ کی شرائط میں اعتراف جرم اور آئندہ نہ کرنے کا عزم بھی ہے۔ اسی طرح اگر وہ جرم قابل تلافی ہو تو تلافی کرنی ہوگی اور حقوق العباد سے ہو تو حق کی ادائیگی اور صاحب حق سے معافی بھی مانگنی ہوگی۔ یوں ہی گناہ اگر اعلانیہ کیا ہو تو اس کی توبہ بھی اعلانیہ کرنی ہوگی، اگر کفر بکا ہے تو دل سے اس کفر کو کفر تسلیم بھی کرنا ہوگا۔ اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "تحقیق حق یہ ہے کہ وہ گناہ جو خلق پر بھی ظاہر ہو، جس طرح خود اس کے لیے دو تعلق ہیں، ایک بندے اور خدا میں کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کی، اس کا ثمرہ حق جل وعلا کی معاذ اللہ ناراضی، اس کے عذابِ منقطع یا ابدی کا استحقاق۔ دوسرا بندے اور خَلق (یعنی مخلوق) میں کہ مسلمانوں کے نزدیک وہ آثم وظالم یا گمراہ، کافر بحسبِ حیثیتِ گناہ، ٹھہرے اور اس کے لائق سلام وکلام و تعظیم واکرام واقتدائے نماز وغیرہا امور و معاملات میں اس کے ساتھ اُنہیں برتاؤ کرنا ہو، یوہیں اس سے توبہ کے لیے بھی دو رُخ ہیں، ایک جانبِ خدا، اس کا رکن اعظم، بصدقِ دل اُس گناہ سے ندامت ہے۔۔۔ یعنی وہی سچی صادقہ ندامت کہ بقیہ ارکانِ توبہ کو خود مستلزم ہے، اُسی کا نام توبۃ السر ہے۔ دوسرا جانبِ خلق کہ جس طرح اُن پر گناہ ظاہر ہوا اور اُن کے قلوب میں اُس کی طرف سے کشیدگی پیدا ہوئی اور معاملات میں اس کے ساتھ اس کے گناہ لائق اُنہیں احکام دیئے گئے، اُسی طرح ان پر اس کی توبہ ورجوع ظاہر ہو کہ ان کے دل اس سے صاف ہوں اور احکام حالتِ براءت کی طرف مراجعت کریں، یہ توبۂ اعلانیہ ہے۔ توبۂ سِر سے تو کوئی گناہ خالی نہیں ہو سکتا اور گناہ علانیہ کے لیے شرع نے توبۂ علانیہ کا حکم دیا ہے۔۔۔۔ جن جن لوگوں کے سامنے گناہ کیا ہے ان سب کے مواجدہ میں توبہ کرے مگر یہ کثرت مجمع کی حالت میں مطلقا اور بعض صورتیں ویسے بھی حرج سے خالی نہیں اور حرج مدفوع بالنص ہے تاہم اس قدر ضرور چاہئے کہ مجمع توبہ مجمع گناہ کے مشابہ ہو"

(ملخصا: فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 141 تا 145، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

09 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 07 مئی 2025ء

حطیم میں حضرت اسماعیل کی قبر مبارک

فتوی نمبر: 2465

سائل: رفاقت علی چودھری

سوال: حطیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہونے سے متعلق کوئی حدیث کی کتاب کا حوالہ بھی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

احادیث کی کتابوں میں بھی حطیم میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر مبارک ہونے کا ثبوت ملتا ہے، چنانچہ مصنف عبد الرزاق میں ہے: "عن عبد اللہ بن ضمرۃ السلولی قال طفت معہ حتی اذا کنا بین الرکن والمقام فذکر کذا و کذا حتی ذکر قبر اسماعیل ھنالک احسبہ ذکر نحو تسعین نبیا او سبعین" ترجمہ: عبد اللہ بن ضمرہ سلولی سے روایت ہے کہا میں ابن سابط کے ساتھ طواف کر رہا تھا یہاں تک کہ جب ہم رکن اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان تھے تو انہوں فلاں فلاں بات ذکر کی یہاں تک کہ (حطیم کے پاس) بتایا کہ یہاں اسماعیل علیہ السلام کی قبر ہے اور میرا گمان ہے کہ کہا کہ تقریبا نوے یا ستر انبیا کی قبریں ہیں۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب ذکر من قبر بین الرکن والمقام، جلد 5، صفحہ 120، حدیث 9129)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

14 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 12 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2468

بھوکوں کو کھانا کھلانا

سائل: عبد المقیت

سوال: مجھے غوث پاک کے اس فرمان کا حوالہ درکار ہے جس میں انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس دنیا ہوتی تو میں لوگوں کو کھانا کھلاتا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان کتابوں میں موجود ہے کہ اگر میرے پاس دنیا کا مال ہوتا تو میں بھوکوں کو کھانا کھلاتا۔ چنانچہ سیر اعلام النبلاء میں ہے: "اود لوان الدنیا بیدی فاطعمھا الجیاع کفی مثقوبۃ لا تضبط شیئا لو جاءنی الف دینا لم ابیتھا" ترجمہ: میں پسند کرتا ہوں کہ اگر میرے ہاتھ میں دنیا ہوتی تو میں اس سے بھوکوں کو کھانا کھلاتا میری مٹھی میں کچھ باقی نہ رہتا اور اگر میرے پاس ایک ہزار دینار آتے تو میں اس کو گھر میں ایک رات نہ رہنے دیتا۔

(سیر اعلام النبلاء، الطبقۃ التاسعۃ والعشرون، جلد20، صفحہ 447، مؤسسۃ الرسالۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

15 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 13 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2471

خانہ کعبہ میں بت کیسے آئے

سائل: محمد تنویر رضا

سوال: جب کعبہ کی تعمیر ہوئی اس وقت آبادی نہیں تھی تو تین سو ساٹھ بت کہاں سے آئے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

کعبہ کے اندر جو تین سو ساٹھ بت تھے وہ کعبہ کی تعمیر کے فورا بعد نہیں رکھے گئے بلکہ ایک زمانہ تک لوگ توحید پر قائم رہے، پھر عمرو بن لحی نے مقام بلقا سے بت لاکر کعبہ میں نصب کئے۔ تفسیر صراط الجنان میں ہے: " علامہ برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " اہلِ عرب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ سے لے کر عمرو بن لُحَیّ کے زمانہ تک آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے عقائد پر ہی ثابت قدم رہے، یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے دینِ ابراہیمی کو تبدیل کیا اور اہلِ عرب کے لئے طرح طرح کی گمراہیاں شروع کیں۔ شرک کے بانی عمرو بن لُحَیّ نے اہلِ عرب میں شرک اس طرح پھیلایا کہ مقامِ بلقاء سے بت لاکر مکہ میں نصب کئے اور لوگوں کو ان کی پوجا اور تعظیم کرنے کی دعوت دی۔ قبیلہ ثقیف کا ایک شخص "لات" جب مر گیا تو عمرو نے اس کے قبیلے والوں سے کہا: یہ مرا نہیں بلکہ اس پتھر میں چلا گیا ہے پھر انہیں اس پتھر کی پوجا کرنے کی دعوت دی۔" (صراط الجنان، جلد 3، صفحہ 219)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

16 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 14 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2489

دجال سے ایٹمی جنگ

سائل: احسان الٰہی

سوال: حضرت عیسی علیہ السلام جب دجال کو قتل کریں گے اس وقت ایٹمی جنگ ہوگی یا تلوار سے لڑائی ہوگی اسی طرح یاجوج ماجوج کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دجال تو حضرت عیسی علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا اور پھر آپ علیہ السلام اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے جس سے وہ جہنم واصل ہوگا اور دجال کے ساتھ جو یہودی ہوں گے ان سے متعلق حدیث میں ہے کہ ان کے پاس چاندی سے مرصع تلواریں ہوں گی، اسی طرح یاجوج ماجوج کیڑوں کے سبب ہلاک ہوں گے لیکن ان کے پاس تیر و کمان و ترکش ہوں گے جن کو مسلمان سات سال تک جلائیں گے۔ ان دونوں باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تلوار، نیزہ وغیرہ ہوگا البتہ اس کی تعبیر کسی جدید آلہ سے ہونا بھی ممکن ہے مگر اس کی کوئی صراحت نہیں۔ ابن ماجہ میں ہے: "کلھم ذو سیف محلی وساج فاذا نظر الیہ الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء وینطلق ھاربا ویقول عیسی علیہ السلام ان لی فیک ضربۃ لن تسبقنی بھا فیدرکہ عند باب اللد الشرقی فیقتلہ" ترجمہ: دجال کے ساتھ یہودی ہوں گے سب کے پاس سونا چاندی سے مرصع مزین تلوار اور سبز چادر ہوگی جب دجال عیسی علیہ السلام کو دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے اور انہیں دیکھ کر بھاگے گا عیسی علیہ السلام اس سے فرمائیں گے میرے پاس تیرے لئے ایک مار ہے تو اس سے نہیں بھاگ سکتا تو اسے لد کے مشرقی دروازے پر پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال۔۔ الخ، جلد 2، صفحہ 1359، حدیث 4077، دار احیاء الکتب العربیہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

22 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ / 20 مئی 2025ء

فتوی نمبر: 2498

جَلَّ جَلَالُہ کا معنی

سائل: عبد اللہ انصاری

سوال: اللہ پاک کے نام کے ساتھ جل جلالہ لکھا ہوتا ہے اس کا کیا معنی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جل جلالہ تعظیم کا کلمہ ہے جو اللہ پاک کے نام کے ساتھ لکھا اور بولا جاتا ہے۔ جل کا معنی ہے بڑے مرتبہ والا ہونا اور جلالہ کا ایک معنی ہے اس کی بزرگی، لہذا جل جلالہ کا معنی ہوا اس کی عظمت اور بزرگی بڑی ہے۔ لسان العرب میں ہے: "جل جلال اللہ و جلال اللہ: عظمتہ"

(لسان العرب، جلد 11، صفحہ 116، دار صادر، بیروت)

مصباح اللغات میں ہے: "جل: بڑے مرتبہ والا۔ جلال: اپنے کو بالا وبرتر سمجھنا۔"

(مصباح اللغات، صفحہ 118)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

ابو البنات فراز عطاری مدنی

28 ذوالقعدۃ الحرام 1446ھ / 26 مئی 2025ء